عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ ۔ شمارہ ۴۴

ماہ مقدس رمضان المبارک کی آمد آمد

مری روڈ راولپنڈی کے مرزائیوں سے کلمہ طیبہ محفوظ کرلیا گیا

مرزا طاہر پروگرام کے مطابق پاکستان کیوں نہ آسکا؟

چوری پکڑی گئی

دارالارتداد قادیان میں امیر شریعتؒ کی للکار

الصلاۃ

قال اللہ تعالیٰ: ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتا

الصوم

قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ الکریم: یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

الزکاۃ

قال اللہ عز وجل فی محکم کتابہ: والذین ہم للزکوٰۃ فاعلون

مرحبا ماہِ صیام

لے کے مژدہ مغفرت کا آگیا ماہِ صیام
رحمتیں سایہ فگن ہیں، مرحبا ماہِ صیام

ساری دنیا کے لئے خیر و سعادت کی نوید
اہلِ ایماں کے دلوں کا مدعا ماہِ صیام

زنگ خوردہ آئینے اس سے ہوئے ہیں تابناک
قلبِ مومن کی ہے روحانی غذا ماہِ صیام

حق کی خوشنودی کا مژدہ اور پیمبر کی رضا
نورِ ظاہر اور باطن کی جلا، ماہِ صیام

قاصدِ لطفِ الٰہی، عید کا پیغامبر!
ہر برس لاتا ہے انعامِ خدا ماہِ صیام

سال میں یوں تو مہینے آتے رہتے ہیں سدا
نعمتوں کا اک یمِ لاانتہا، ماہِ صیام

یہ عبادت کا سماں یہ کیفِ افطار و سحر!
تو نے لاکر ہم کو کیا کیا دے دیا ماہِ صیام

خود تری تقدیس پر شاہد ہے قرآن کریم
سب مہینوں میں یہ تیرا مرتبہ ماہِ صیام

نعمتیں دیکھی ہیں غازی انتہا در انتہا
رحمتوں کا بے نہایت سلسلہ، ماہِ صیام

مسلم غازی

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۲۷ شعبان ۱۴۰۸ھ تا ۳ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ ۔ ۱۵ تا ۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۴۴

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۸۰۳۳۷

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ —— ۴۲۵ روپے
افریقہ —— ۳۷۵ روپے
یورپ —— ۳۷۵ "
ایشیا —— ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب —— پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب —— برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب —— بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب —— متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب —— جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب —— برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب —— کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب —— فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد —— عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ —— حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ —— ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری —— قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور —— محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر —— دین محمد فریدی
جھنگ —— غلام حسین
ٹنڈو آدم —— محمد راشد مدنی
پشاور —— مولانا نور الحق نور
لاہور —— مولانا کریم بخش
مانسہرہ —— سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد —— مولوی فقیر محمد
لیہ —— حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان —— محمد شعیب گنگوہی
کوٹ مٹھن —— فیاض حسن سجاد نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ —— محمد متین خالد
ملتان —— عطاء الرحمان
سرگودھا —— حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) —— نذیر احمد بلوچ
گجرات —— چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر —— قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین —— راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ——
امریکہ —— چوہدری محمد شریف تجویز • ڈنمارک —— محمد ادریس • ٹورنٹو —— حافظ سعید احمد
دوبئی —— قاری محمد اسماعیل • ناروے —— میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن —— عامر رشید
ابوظہبی —— قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ —— محمد زبیر افریقی • مونٹریال —— آفتاب احمد
آسٹریلیا —— ہدایت اللہ شاہ • ماریشس —— محمد اخلاص احمد • برما —— محمد یوسف مظاہری
بارباڈوس —— اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ —— اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ —— اے کیو انصاری • ری یونین فرانس —— عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ —— محمد اقبال • بنگلہ دیش —— محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا —— طابع: سید شاہد حسن —— مطبع: القادر پرنٹنگ پریس —— مقام اشاعت: دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔

دورۂ تفسیر القرآن

حسب الارشاد حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب مدظلہم العالی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

(۱) دورۂ تفسیر کا آغاز ۲۰ رشعبان المعظم سے ہوگا اور ۲۹ ررمضان المبارک کی صبح تک جاری رہے گا۔

(۲) قرآن کریم کا مکمل ترجمہ، تفسیر، فقہی مباحث، رد ادیان باطلہ اور عصر حاضر کے جدید مسائل پر بھرپور مباحث لکھوائی اور یاد کرائی جائیں گی

(۳) ہر طالب علم کو رہائش کی جگہ، طعام و دیگر ضروریات کے علاوہ آمد و رفت کا کرایہ بھی پیش کیا جائے گا۔

(۴) مذاہب باطلہ پر جن کتابوں کے حوالے دیئے جائیں گے ان کی فوٹو کاپی بھی فراہم کی جائے گی۔

امیدوار کی اہلیت

(۱) امیدوار فارغ التحصیل وفاق المدارس ہونا چاہیے و سند ساتھ لانی چاہیے۔

(۲) موقوف علیہ کے طالب علم بھی داخلہ لے سکتے ہیں بشرطیکہ ان کے پاس اچھی تعلیمی پوزیشن کے لئے اپنے مدرسہ کا مصدقہ اجازت نامہ ہو۔

(۳) کالج کے طلباء ایف اے تک پڑھے ہونے چاہئیں۔

(۴) طالب علم کو ان تمام اوقات کی پابندی کرنا ہوگی۔ جو ۲۰ رشعبان المعظم کو آپ سے بتائے جائیں گے۔

(۵) طالب علم کو اس مدت میں دو ہزار سے لے کر تین ہزار صفحات تک کا مطالعہ کرنا ہوگا۔

(۶) طالب علم کو روزانہ کی تعلیم کے دوران نوٹس (اہم نکات) تیار کرنے ہوں گے۔ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء کے نام بطور انعام ہفت روزہ ختم نبوت ایک سال کے لئے مفت جاری کیا جائے گا۔

شرکت کے خواہشمند حضرات ۱۹ رشعبان تک دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد میں اطلاع دیں یا مندرجہ ذیل پتہ پر خط تحریر فرمائیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پوسٹ بکس ۴۴۔ راولپنڈی

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی پاکستان
فون ۸۲۹۱۸۶

میجر مشتاق سرگودہا میں ـــــ خطرے کا الارم

معاصر عزیز ہفت روزہ چٹان (۴ مارچ ۱۹۸۸ء) نے ایک مکتوب میں اطلاع دی ہے کہ میجر مشتاق نے سرگودھا میں ڈی آئی جی کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ (میجر مشتاق کے بارے میں دوسری خبر یہ ہے کہ اسے کسی اہم منصب پر سندھ بھیجا جارہا ہے۔ یہ خبر یہاں کے ایک اخبار میں شائع ہوئی ہے تاہم اس خبر کی ابھی تک تصدیق نہیں ہوسکی) میجر مشتاق وہ بدنام پولیس آفسر ہے جو آج سے ۵ سال پہلے گوجرانوالہ ڈویژن کا ڈی آئی جی تھا۔ اس کے دور میں ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی اغوا ہوئے۔ ان کے اغوا میں بالواسطہ میجر مشتاق شریک ہے اور جن لوگوں نے مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کیا وہ ان کے نام سے ناآشنا نہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اغوا کے چند دن بعد عالمی مجلس کے ایک وفد نے میجر مشتاق سے ملاقات کی اور مولانا کی جلد بازیابی کا مطالبہ کیا۔ میجر مشتاق نے مبینہ طور پر یقین دہانی کرائی تھی کہ مولانا کو جلد بازیاب کرلیا جائے گا۔ یہ بھی کہا کہ اس کیس کا ایک کردار ملک امان اللہ قادیانی اور اس کا بھائی ہے جو اس وقت سیالکوٹ میں متعین تھا اس کے بارے میں میجر مشتاق نے کہا تھا کہ فوج سے منظوری کے بغیر اسے گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن چونکہ میجر مشتاق اور اس وقت کے سیالکوٹ کے ایس پی طلعت محمود مبینہ طور پر خود بھی اس جرم میں شریک تھے اس لیے جب بڑے قادیانی افسروں نے (جو میجر مشتاق کے پشت پناہ تھے) دیکھا کہ میجر مشتاق پر عوامی دباؤ بڑھ رہا ہے تو فوراً اس کا تبادلہ فیصل آباد کردیا گیا۔ کیونکہ گوجرانوالہ میں رہنے سے میجر مذکور کے خلاف عوامی دباؤ شدید ہونے کا اندیشہ تھا۔

کہنے والے تو یہ بھی کہتے ہیں کہ صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب فوجی ہونے کے ناطے اس کے پشت پناہ ہیں لیکن ہم خواہ مخواہ صدر صاحب کو اس میں ملوث نہیں کرتے البتہ یہ یقینی بات معلوم ہوتی ہے کہ پنجاب حکومت کے کلیدی عہدوں پر فائز کچھ اہم افسر اس کے پشت پناہ ہیں۔ وہ جہاں چاہتے ہیں اپنی مرضی سے اس کا تبادلہ کردیتے ہیں اب سرگودھا میں اس کا تقرر کرنا خطرے سے خالی معلوم نہیں ہوتا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سرگودھا اور خوشاب میں اس وقت تحریک ختم نبوت زوروں پر ہے ان دونوں شہروں کے مسئلہ پر ربوہ سے لے کر لندن تک کے تمام قادیانی پریشان ہیں ـــــ قادیانیوں کے مرکز قادیان سے شائع ہونے والے رسالے "بدر" کے مطابق قادیانیوں کے جھوٹے پیشوا مرزا طاہر نے اپنے ایک "خطبے" میں سرگودھا اور خوشاب کا خصوصیت سے ذکر کیا اور دبے لفظوں میں اور ـــــ اشارے و استعارے کی زبان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی اور خوشاب کے قاری محمد سعید اسعد صاحب کے خلاف اپنے پیروکاروں کو دونوں حضرات کے خلاف خوب نفرت دلائی جس سے ان دونوں خصوصاً مولانا طوفانی کے قتل کا اشارہ ملتا ہے۔

علاوہ ازیں قادیانی سرگودھا و خوشاب کے دیہاتوں میں اشتعال انگیز حرکتیں کر رہے ہیں، کلمہ طیبہ کی بے حرمتی کی جارہی ہے، اذان دے رہے ہیں۔ شعائر اللہ کا استعمال کر رہے ہیں، تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری ہے، میجر مشتاق کی آمد سے قادیانی مزید جری ہوجائیں گے۔

بہر حال اگر سرگودھا خوشاب میں قادیانی اشتعال انگیزیاں جاری رہیں اور مولانا طوفانی، قاری سعید صاحب یا ختم نبوت کے کسی پروانے کو کوئی گزند پہنچا تو اس کا ذمہ دار صرف اور صرف میجر مشتاق ہوگا۔ ہم سرگودھا کے دوستوں سے بھی کہیں گے کہ وہ میجر مشتاق سے ہوشیار رہیں اور اس کی حرکتوں پر کڑی نظر رکھیں، وہ شروع شروع میں کچھ اچھے اقدامات کر کے عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے جھانسے میں نہ آئیں۔ سانپ بہر حال سانپ ہی ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کی تاکید اور فضیلت

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی

وما اتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند اللہ وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ہم المضعفون (سورۂ روم، رکوع ۴)

ترجمہ: "اور جو چیز تم اس غرض سے دوگے کہ سود بن کر لوگوں کے مال میں بڑھوتری کا سبب بنے یہ تو اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو کچھ زکوٰۃ (وغیرہ) دوگے جس سے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو ایسے لوگ اپنے دیئے ہوئے مال کو اللہ تعالیٰ کے پاس بڑھاتے رہتے ہیں۔"

فائدہ: مجاہدؒ کہتے ہیں کہ بڑھوتری کی غرض سے مال دینے میں وہ سب مال داخل ہیں جو اس نیت سے دیئے جائیں کہ اس سے افضل ملے۔ یعنی چاہے دنیا میں اس سے افضل ملنے کی، زیادہ ملنے کی امید پر خرچ کرے یا آخرت میں زیادہ ملنے کی امید پر خرچ کرے وہ سب بڑھوتری کی امید میں داخل ہے۔ اسی لئے ربوٰ اور زکوٰۃ کو ساتھ ذکر کیا۔ ایک اور حدیث میں حضرت مجاہدؒ سے نقل کیا گیا کہ اس سے ہدایا مراد ہیں (درمنثور)

یعنی جو ہدیہ وغیرہ کسی کو اس غرض سے دیا جائے کہ وہ اس کے بدلہ میں اس سے بڑھ کر دے گا مثلاً کسی کی دعوت اس غرض سے کی جائے کہ پھر وہ نوتہ دے گا جو اس سے زیادہ ہوگا جتنا دعوت میں خرچ کیا گیا، اسی میں نوتہ وغیرہ بھی داخل ہے کہ یہ سب کے سب بڑھوتری کی نیت سے خرچ کئے جاتے ہیں۔ ان سب کا ایک ہی ضابطہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اضافہ اسی چیز کا ہوتا ہے جو اس کی رضا کے لئے [illegible] کیا جائے۔ [illegible]

اس نیت سے دیا جائے کہ اس کا بدلہ دنیا میں ملے اس کا ثواب آخرت میں نہیں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب آخرت کی نیت سے دیا ہی نہیں تو وہاں کیوں ملے۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کو اس نیت سے دے کہ وہ بدلہ میں اس سے زیادہ دے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کسی اضافہ کا سبب نہیں، اور جو شخص محض اللہ کے واسطے دے کہ جس شخص کو دیا ہے اس سے کسی قسم کی مکافات اور بدلہ کا امیدوار نہ ہو، یہی وہ مال ہے جو اللہ کے نزدیک بڑھتا رہتا ہے۔ (درمنثور)

لہٰذا جو لوگ کسی کو زکوٰۃ وغیرہ کا مال دے کر اس کے امیدوار رہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ احسان مند رہیں گے، وہ اپنے ثواب میں اس بدنیتی سے کمی کر دیتے ہیں۔ سب سے پہلی فصل کی آیات میں نمبر ۲۲ پر گذرا ہے انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا (ہم تم کو محض اللہ کے واسطے کھلاتے ہیں، نہ تو ہم اس کا تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ اس کا شکریہ چاہتے ہیں) اور حق تعالیٰ شانہ زیادہ بدلہ چاہنے کی نیت سے خرچ کرنے کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تو خاص طور سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ خصوصیت سے حضورؐ کو ارشاد ہے وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (مدثر، رکوع ۱) اور آپ کسی کو اس غرض سے نہ دیں کہ اس کا زیادہ معاوضہ چاہیں۔

اور اللہ جل شانہ کے لئے خرچ کرنے کا ثواب اور اس کی زیادتی دین اور دنیا میں متعدد آیات اور روایات سے پہلی فصل میں گذر چکی ہے۔ اس لئے خرچ کرنے والوں کو بہت اہتمام سے اس کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ کسی پر خرچ [illegible]

کا امیدوار نہ رہنا چاہئے۔ یہ دوسری بات ہے کہ لینے والے کا فرض ہے کہ وہ احسان مند ہو اور اس کا شکر ادا کرے، لیکن اگر دینے والا اس کی نیت کرے گا تو وہ اللہ کے واسطے سے نکل کر دنیا کے واسطے میں داخل ہو جائے گا۔ بالخصوص زکوٰۃ میں اس کا واہمہ بھی نہ ہونا چاہئے کہ اس میں وہ خود اپنا فرض ادا کر رہا ہے۔ اس میں کسی پر کیا احسان ہے۔ اسی لئے آیت شریفہ میں زکوٰۃ کو اللہ کی رضا کے لئے دینے کے ساتھ مقید کیا ہے۔

احادیث

"حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب قرآن پاک میں والذین یکنزون الذہب والفضۃ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ آیت بہت شاق ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس مشکل کو میں حل کروں گا۔ حضرت عمرؓ یہ فرما کر حضورؐ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور وہاں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ آیت تو لوگوں پر بڑی شاق ہو رہی ہے۔ حضورؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اسی لئے فرض کی ہے تاکہ بقیہ مال کو عمدہ اور طیب بنا دے اور میراث تو آخر اسی وجہ سے فرض ہوئی کہ مال بعد میں باقی رہے۔ حضرت عمرؓ نے خوشی میں اللہ اکبر فرمایا۔ پھر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں بہترین چیز خزانہ کے طور پر رکھنے کی بتاؤں، وہ عورت ہے جو نیک ہو کہ جب خاوند اس کو دیکھے تو اس کی طبیعت خوش ہو جائے اور جب اس کو کوئی حکم کرے تو وہ اطاعت کرے اور جب وہ کہیں چلا جائے تو وہ عورت (خاوند کی متروکہ چیزوں کی) حفاظت کرے جس میں عفت بھی داخل ہے۔"

فائدہ: دوسری فصل میں آیات میں نمبر ۵ پر یہ آیت شریفہ اور اس کا ترجمہ گذر چکا ہے اس آیت شریفہ کے ظاہر سے معلوم ہوتا تھا کہ ہر قسم کا ذخیرہ چاہے کیسی ہی ضرورت سے کیوں نہ ہو وہ تحت عذاب کا سبب ہے اسی لئے صحابہ کرام کو بڑا شاق گذرا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل [illegible]

رضی اللہ عنہم اجمعین کی جان بھی اور ضرورتیں بسا اوقات روپیہ وغیرہ رکھنے پر مجبور کرتی تھیں اس لیئے بڑی گرانی ہورہی تھی جس کو حضرت عمرؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرکے حل کیا۔ حضورؐ نے تسلی فرمادی کہ زکوٰۃ اسی لیئے فرض ہوئی کہ اس کے ادا کرنے کے بعد باقی مال طیب ہوجائے اور اس سے مال کے جمع رکھنے پر دلیل ہوگئی کہ زکوٰۃ تو جب ہی واجب ہوگی جب سال بھر مال موجود رہے۔ اگر مال کا رکھنا جائز نہ ہوتا تو زکوٰۃ کیوں واجب ہوتی نیز اس سے زکوٰۃ کی کتنی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ اس کے ادا کرنے کا ثواب تو مستقل اور علیحدہ رہا۔ اسی کی وجہ سے باقی مال بھی پاک صاف اور طیب بن جاتا ہے۔ خود قرآن پاک میں بھی اسی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا۔ الآیۃ (توبہ۔ رکوع ۱۳) آپ ان کے مالوں سے صدقہ لیجئے، جس کے ذریعہ سے آپ ان کو (گناہ کے آثار سے) پاک صاف کردیں گے۔" ایک حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرو کہ یہ تمہارے پاک ہونے کا ذریعہ ہے (کنز) ایک اور حدیث میں ہے کہ زکوٰۃ ادا کیا کرو کہ وہ پاک کرنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو (اس کے ذریعہ سے) پاک کردے گا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ سے (آگ سے یا اضاعت سے) محفوظ بناؤ۔ اور اپنے بیماروں کی صدقہ سے دوا کرو اور بلاؤں کے لیئے دعاؤں کو تیار کرو (کنز) ایک اور حدیث میں ہے کہ زکوٰۃ کے ذریعہ سے اپنے مال کو محفوظ بناؤ، اپنے بیماروں کی صدقہ سے دوا کرو اور بلاؤں کے نزول کے لیئے دعا اور عاجزی سے مدد چاہو (کنز) اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بالا میں مال جمع رکھنے کے جواز کی دوسری دلیل ارشاد فرمائی کہ میراث کا حکم تو اسی وجہ سے ہے کہ مال کا رکھنا جائز ہے اگر مال کا رکھنا جائز نہ ہو تو پھر تقسیم میراث کس چیز کی

باقی ص۳۳ پر

روزے کے فضائل و مسائل

رمضان المبارک

از حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم

حدیث شریف میں روزہ کا بڑا ثواب آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کا بڑا رتبہ ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر رکھے تو اس کے سب اگلے گناہ صغیرہ بخش دیئے جائیں گے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ روزہ دار کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے قیامت کے دن روزہ کا بے حد ثواب ملے گا روایت ہے کہ روزہ داروں کے واسطے قیامت کے دن عرش کے نیچے دسترخوان چنا جاوے گا وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھاویں گے اور سب لوگ ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوں گے اس پر وہ لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھانا کھا پی رہے ہیں اور ہم ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم لوگ روزہ نہ رکھتے تھے یہ روزہ بھی دین اسلام کا بڑا رکن ہے جو کوئی رمضان کے روزے نہ رکھے گا بڑا گناہ گار ہوگا اور اس کا دین کمزور ہوجائے گا مسئلہ۔ رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہو فرض ہیں جب تک کوئی عذر نہ ہو روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے اور اگر کوئی روزہ کی نذر کرے (نذر کرلینے سے روزہ فرض ہوجاتا ہے۔ اور قضا اور کفارہ کے روزے بھی فرض ہیں اور اس کے سوا اور سب روزے نفل ہیں رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں البتہ عید اور بقرعید کے دن اور بقرعید سے بعد تین دن روزہ رکھنا حرام ہے۔ مسئلہ۔ جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے سب کھانا اور پینا چھوڑ دے اور ہمبستر بھی نہ ہو شرع میں اس کو روزہ کہتے ہیں۔ مسئلہ۔ زبان سے نیت کرنا اور کچھ کہنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب دل میں دھیان ہے کہ آج میرا روزہ ہے اور دن بھر نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ ہمبستر ہوا۔ تو اس کا روزہ ہوگیا۔ اور اگر کوئی زبان سے بھی کہہ دے کہ یا اللہ میں کل تیرا روزہ رکھونگا یا عربی میں یہ کہہ دے کہ بصوم غد نویت تو بھی کچھ حرج نہیں یہ بھی بہتر ہے۔ مسئلہ۔ اگر کسی نے دن بھر نہ کچھ کھایا نہ پیا صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہا لیکن دل میں روزہ کا ارادہ نہ تھا بلکہ بھوک نہیں لگی یا کسی اور وجہ سے کچھ کھانے پینے کی نوبت نہیں آئی تو اس کا روزہ نہیں ہوا۔ اگر دل میں روزہ کا ارادہ کرلیتا تو روزہ ہوجاتا۔ مسئلہ۔ شرع میں روزہ کا وقت صبح صادق کے وقت سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک صبح نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے جب تک صبح نہ ہو ہر طرح کھا پی سکتا ہے چاہے نیت کرچکا ہو یا ابھی نہ کی ہو۔

رمضان شریف کے روزے

مسئلہ۔ رمضان شریف کے روزہ کی اگر رات سے نیت کرلے تو بھی فرض ادا ہوجاتا ہے اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا بلکہ صبح ہوگئی تب بھی یہی خیال رہا کہ میں آج کا روزہ نہ رکھوں گا، پھر دن چڑھے خیال آگیا کہ فرض چھوڑ دینا بڑی بات ہے اس لئے اب روزہ کی نیت کرلی تب بھی روزہ ہوگیا لیکن اگر صبح کو کچھ کھا پی چکا ہو تو اب نیت نہیں کرسکتا۔ مسئلہ۔ اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کرلینا درست ہے۔ مسئلہ۔ رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت

کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے یا رات کو اتنا سوچ لے کہ کل میرا روزہ ہے تو اتنی ہی نیت سے بھی رمضان کا روزہ ادا ہو جاوے گا۔ اگر نیت میں خاص یہ بات نہ آئی ہو کہ رمضانؐ کا روزہ ہے یا فرض روزہ ہے تب بھی روزہ ہو جائے گا۔ مسئلہ رمضان کے مہینے میں اگر کسی نے یہ نیت کی کہ میں کل نفل کا روزہ رکھوں گا رمضان کا روزہ نہ رکھوں گا بلکہ اس روزہ کی پھر کبھی قضا رکھ لوں گا۔ تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا اور نفل کا نہیں ہوا۔ مسئلہ:۔ پچھلے رمضان کا روزہ قضا ہو گیا تھا اور پورا سال گذر گیا اب تک اس کی قضا نہیں رکھی پھر جب رمضان کا مہینہ آ گیا تو اسی قضا کی نیت سے روزہ رکھا تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہو گا اور قضا کا روزہ نہ ہو گا۔ قضا کا روزہ رمضان کے بعد رکھے مسئلہ:۔ کسی نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جاوے تو میں اللہ تعالیٰ کے لئے دو روزے یا ایک روزہ رکھوں گا پھر جب رمضان کا مہینہ آیا تو اس نے اسی نذر کے روزے رکھنے کی نیت کی رمضان کے روزے کی نیت نہیں کی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا نذر کا روزہ ادا نہیں ہوا۔ نذر کے روزے رمضان کے بعد پھر رکھے سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ رمضان کے مہینے میں جب کسی روزے کی نیت کرے گا تو رمضان ہی کا روزہ ہو گا اور کوئی روزہ صحیح نہ ہو گا۔ مسئلہ:۔ شعبان کی انتیسویں تاریخ کو اگر رمضان شریف کا چاند نکل آوے تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر نہ نکلے یا آسمان پر ابر ہو اور چاند نہ دکھائی دے تو صبح کو جب تک یہ شبہ رہے کہ رمضان شروع ہوا یا نہیں، روزہ نہ رکھو، بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان کے روزے شروع کرو۔ مسئلہ:۔ انتیسویں تاریخ ابر کی وجہ سے رمضان شریف کا چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو نفل روزہ بھی نہ رکھو۔ مسئلہ:۔ بدل کی وجہ سے انتیس تاریخ کو رمضان کا چاند نہیں دکھائی دیا تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک کچھ نہ کھاؤ نہ پیو۔ اگر کہیں سے خبر آ جاوے تو اب روزہ کی نیت کر لو اور اگر خبر نہ آئے تو کھاؤ پیو۔ مسئلہ:۔ انتیسویں تاریخ چاند نہیں ہوا تو یہ خیال نہ کرو کہ کل کا دن رمضان کا تو ہے نہیں لاؤ میرے ذمہ جو پارسال کا ایک روزہ قضا ہے اس کی قضا ہی رکھ لوں یا کوئی نذر مانی تھی اس کا روزہ رکھ لوں، اس دن قضا کا روزہ اور کفارہ کا روزہ اور نذر کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے کوئی روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ اگر قضا یا نذر کا روزہ رکھ لیا پھر کہیں سے چاند کی خبر آ گئی تو بھی رمضان ہی کا روزہ ادا ہو گیا۔ قضا اور نذر کا روزہ پھر سے رکھے اور اگر خبر نہ آئی تو جس روزہ کی نیت تھی وہی ادا ہو گیا۔

قضا روزے کا بیان

مسئلہ:۔ جو روزے کسی وجہ سے جاتے رہے ہوں رمضان کے بعد جہاں تک جلدی ہو سکے ان کی قضا رکھ لے دیر نہ کرے۔ بے وجہ قضا رکھنے میں دیر لگانا گناہ ہے۔ مسئلہ:۔ روزے کی قضا میں دن مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا کہ فلاں تاریخ کے روزے کی قضا رکھتا ہوں یہ ضروری نہیں ہے بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اتنے ہی روزے رکھ لینا کافی ہے۔ البتہ اگر دو رمضان کے کچھ کچھ روزے قضا ہو گئے اس لئے دونوں

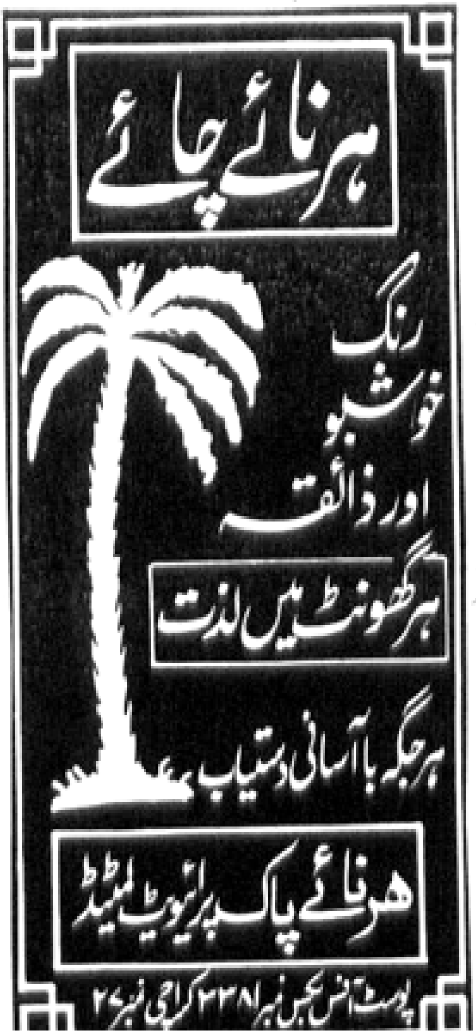

سال کے روزوں کی قضا رکھتا ہے تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتا ہوں مسئلہ:۔ قضا روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے۔ اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوئی بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا قضا کا روزہ پھر سے رکھے۔ مسئلہ:۔ کفارے کے روزہ کا بھی یہی حکم ہے کہ رات سے نیت کرنا چاہئے اگر صبح ہونے کے بعد نیت کی تو کفارہ کا روزہ صحیح نہیں ہوا مسئلہ: جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں چاہے سب کو ایک دم سے رکھ لے چاہے تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے دونوں باتیں درست ہیں مسئلہ:۔ اگر رمضان کے روزے ابھی قضا نہیں رکھے اور دوسرا رمضان آ گیا تو خیر اب رمضان کے ادا روزے رکھے اور عید کے بعد قضا رکھے لیکن اتنی دیر کرنا بری بات ہے۔ مسئلہ:۔ رمضان کے مہینے میں دن کو بے ہوش ہو گیا اور ایک دن سے زیادہ بے ہوش رہا تو بے ہوش ہونے کے دن کے علاوہ جتنے دن بے ہوش رہا اتنے دنوں کی قضا رکھے جس دن بے ہوش ہوا اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے کیونکہ اس دن کا روزہ بوجہ نیت کے درست ہو گیا۔ ہاں اگر اس دن روزہ نہ تھا یا اس دن حلق میں کوئی دوا ڈال گئی اور وہ حلق سے اتر گئی تو اس دن کی قضا بھی واجب ہے مسئلہ:۔ اور اگر رات کو بے ہوش ہوا ہو تب بھی جس رات کو بے ہوش ہوا اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے۔ باقی اور جتنے دن بے ہوش رہا سب کی قضا واجب ہے۔ ہاں اگر اس رات کو صبح کو روزہ رکھنے کی نیت نہ تھی یا صبح کو کوئی دوا حلق میں ڈالی گئی تو اس دن کا روزہ بھی قضا رکھے مسئلہ۔ اگر سارے رمضان بھر بے ہوش رہے تب بھی قضا رکھنا چاہئے۔ یہ نہ سمجھے کہ سب روزے معاف ہو گئے۔ البتہ اگر جنون ہو گیا اور پورے رمضان بھر اسی طرح پاگل رہی تو اس رمضان کے کسی روزے کی قضا واجب نہیں اور اگر رمضان شریف کے مہینے میں کسی دن جنون جاتا رہا اور عقل ٹھکانے ہو گئی تو اب سے روزے رکھنا شروع کرے اور جتنے روزے جنون میں گئے ان کی قضا بھی رکھے۔

مسئلہ اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے یا جماع

سے ہمبستر ہو جائے تو اس کا روزہ نہیں گیا اگر بھول کر پیٹ بھر بھی کھا پی لے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر بھول کر کئی دفعہ کھا پی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا مسئلہ:۔ ایک شخص کو بھول کر کچھ کھاتے پیتے دیکھے تو اگر وہ اس قدر طاقتور ہے کہ روزہ سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلانا واجب ہے اور اگر کوئی ناطاقت ہو کہ روزے سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دلائے کھانے دے۔

مسئلہ:۔ دن کو سرمہ لگانا تیل لگانا خوشبو سونگھنا درست ہے اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا ہے چاہے جس وقت ہو۔ بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک میں یا رینٹھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں گیا نہ مکروہ ہوا

مسئلہ:۔ حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا آپ ہی آپ دھواں چلا گیا یا گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں گیا البتہ اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔ مسئلہ:۔ لوبان وغیرہ کوئی دھونی سلگا کر اس کو اپنے پاس رکھ کر سونگھا تو روزہ جاتا رہا۔ اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔ البتہ اس دھونی کے سوا عطر کیوڑہ گلاب پھول وغیرہ اور خوشبو سونگھنا جس میں دھواں نہ ہو درست ہے۔ مسئلہ:۔ دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا یا ڈلی کا ڈھرا وغیرہ کوئی اور چیز تھی اس کو خلال سے نکال کر کھا گیا لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی تو دیکھو اگر چنے سے کم ہے تب تو روزہ نہیں گیا اور اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو جاتا رہا البتہ اگر منہ سے باہر نکال لیا تھا پھر اس کے بعد نگل لیا تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ گیا چاہے وہ چیز چنے کے برابر ہو یا اس سے بھی کم ہو دونوں کا ایک حکم ہے مسئلہ:۔ تھوک نگلنے سے روزہ نہیں جاتا چاہے جتنا ہو مسئلہ:۔ اگر پان کھا کر خوب کلی غرغرہ کر کے منہ صاف کر لیا لیکن تھوک کی سرخی نہیں گئی تو اس کا کچھ حرج نہیں روزہ ہو گیا۔

مسئلہ:۔ ناک کو اتنے زور سے سڑک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا اسی طرح منہ کی رال سڑک کر کے نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا۔ مسئلہ:۔ منہ میں پان دبا کر سو گیا اور صبح ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں۔ مسئلہ:۔ آپ ہی آپ قے ہو گئی تو روزہ نہیں گیا چاہے تھوڑی سی قے ہوئی ہو یا زیادہ۔ البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کے ہوئی تو روزہ جاتا رہا اور اگر اس سے تھوڑی ہو تو خود کرنے سے بھی نہیں گیا۔ مسئلہ:۔ تھوڑی سی قے آئی پھر آپ ہی آپ حلق میں لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا البتہ اگر قصداً لوٹا لیتا تو روزہ ٹوٹ جاتا۔ مسئلہ:۔ کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھالی جس کو نہیں کھایا کرتے اور نہ اس کو کوئی بطور دوا کے کھاتا ہے تو اس کا روزہ جاتا رہا لیکن اس پر کفارہ واجب نہیں اور اگر ایسی چیز کھائی یا پی جس کو لوگ کھایا کرتے ہیں یا کوئی ایسی چیز ہے کہ یوں تو نہیں کھاتے لیکن بطور دوا کے ضرورت کے وقت کھاتے ہیں تو بھی روزہ جاتا رہا اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ:۔ روزے کو توڑنے سے کفارہ جب ہی لازم آتا ہے جبکہ رمضان شریف میں روزہ توڑ ڈالے اور رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کو توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا چاہے جس طرح توڑے۔ اگرچہ وہ روزہ رمضان کی قضا کا کیوں نہ ہو۔ البتہ اگر اس روزہ کی نیت رات سے نہ کی ہو یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن ماہواری آگئی ہو تو اس کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں۔ مسئلہ:۔ کسی نے ناس لیا یا کان میں تیل ڈالا یا جلاب میں عمل لیا اور پینے کی دوا نہیں پی تب بھی روزہ جاتا رہا لیکن صرف قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں۔ اور اگر کان میں پانی ڈالا تو روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ:۔ منہ سے خون نکلتا ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مسئلہ:۔ اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کسی کا شوہر بڑا بدمزاج ہو اور بد خلق ہو کہ اگر سالن میں نمک پانی درست نہ ہوا تو ناک میں دم کر دے گا اس کو نمک چکھ لینا درست ہے اور مکروہ نہیں۔ مسئلہ:۔ اپنے منہ سے چبا کر چھوٹے بچے کو کوئی چیز کھلانا مکروہ ہے۔ البتہ اگر اس کی ضرورت پڑے اور مجبوری و ناچاری ہو جائے تو مکروہ نہیں۔ مسئلہ:۔ کوئلہ چبا کر دانت مانجھنا اور منجن سے دانت مانجھنا مکروہ ہے اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں اتر جائے گا تو روزہ جاتا رہے گا اور مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے چاہے سوکھی مسواک ہو یا تازی اسی وقت توڑی ہوئی ہو اگر نیم کی مسواک ہے اور اس کا کڑواپن منہ میں معلوم ہوتا ہے تب بھی مکروہ نہیں۔ مسئلہ:۔ کسی نے بھولے سے کچھ کھا لیا اور یوں سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس وجہ سے پھر قصداً کچھ کھا لیا تو اب روزہ جاتا رہا۔ فقط قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں

مسئلہ:۔ اگر سرمہ لگایا یا فصد لی یا تیل ڈالا پھر سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر قصداً کھا لیا تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ مسئلہ:۔ رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے مسئلہ:۔ کسی نے رمضان میں روزہ کی نیت ہی نہیں کی اس لئے کھاتا پیتا رہا اس پر کفارہ واجب نہیں۔ کفارہ واجب ہے کہ نیت کر کے توڑ دے۔

سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان

مسئلہ:۔ سحری کھانا سنت ہے۔ اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوہارے ہی کھا لے یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھا لے۔ کچھ نہیں تو تھوڑا سا پانی ہی پی لے۔ مسئلہ:۔ اگر کسی نے سحری نہ کھائی اور اٹھ کر ایک آدھ پان کھا لیا تو بھی سحری کھانے کا ثواب مل گیا۔ مسئلہ:۔ سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر کر کے کھانا بہتر ہے لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ صبح ہونے لگے اور روزہ میں شبہ پڑ جائے مسئلہ:۔ سحری بڑی جلدی کھالی مگر اس کے بعد پان تمباکو چائے پانی دیر تک کھاتا پیتا رہا جب صبح ہونے میں تھوڑی دیر رہ گئی تب کلی کر ڈالی تب بھی دیر کر کے کھانے کا ثواب مل گیا اور

سا ہی دینی حکم ہے جو دیر کر کے کھانے کا حکم ہے۔ مسئلہ: اگر رات کو سحری کھانے کے لیے آنکھ نہ کھلی سب کے سب سو گئے تو بے سحری کھائے صبح کا روزہ رکھو۔ سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بڑی کم ہمتی کی بات اور بڑا گناہ ہے۔ مسئلہ: جب تک صبح نہ ہو اور فجر کا وقت نہ آئے تب تک سحری کھانا درست ہے اس کے بعد درست نہیں کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے اس گمان پر سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی تھی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں لیکن پھر بھی کچھ کھانے پئے نہیں۔ روزہ داروں کی طرح رہے اسی طرح اگر سورج ڈوبنے کے گمان سے روزہ کھول لیا۔ پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضا کرے کفارہ واجب نہیں اور اب جب تک سورج نہ ڈوب جائے کچھ کھانا پینا درست نہیں۔ مسئلہ: اگر اتنی دیر ہو گئی کہ صبح ہو جانے کا شبہ پڑ گیا تو اب کچھ کھانا مکروہ ہے اور اگر ایسے وقت کچھ کھا لیا یا پانی پی لیا تو برا کیا اور گناہ ہوا پھر اگر معلوم ہو گیا کہ اس وقت صبح ہو گئی تھی تو اس روزے کی قضا رکھے اور اگر کچھ نہ معلوم ہو شبہ ہی شبہ رہ جائے تو قضا رکھنا واجب نہیں ہے لیکن احتیاط کی بات یہ ہے کہ اس کی قضا رکھ لے۔ مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ جب سورج یقیناً ڈوب جائے تو فوراً روزہ کھول ڈالے۔ دیر کر کے روزہ کھولنا مکروہ ہے۔ مسئلہ: ابر کے دن ذرا دیر کر کے روزہ کھولو جب خوب یقین ہو جائے کہ سورج ڈوب گیا ہوگا۔ تب افطار کرو اور صرف گھڑی گھڑیال وغیرہ پر کچھ اعتماد نہ کرو، جب تک کہ تمہارا دل گواہی نہ دے دے کیونکہ گھڑی میں شاید کچھ غلط ہو گئی ہو بلکہ اگر کوئی اذان بھی کہہ دے لیکن ابھی ہونے میں کچھ شک ہے تب بھی روزہ کھولنا درست نہیں۔ مسئلہ: چھوہارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا کوئی اور میٹھی چیز ہو اس سے کھولے وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ بعض عورتیں اور بعضے مرد نمک کی کنکری سے افطار کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں یہ غلط عقیدہ ہے۔ مسئلہ: جب تک سورج کے ڈوبنے میں شبہ رہے تب تک افطار کرنا جائز نہیں۔

روزہ

قرآن کریم کی روشنی میں

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ

قرآن کریم | یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔

اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا اس توقع پر کہ تم متقی بن جاؤ تھوڑے دن روزہ رکھ لیا کرو پھر جو شخص تم میں بیمار یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار رکھنا ہے اور جو روزے کی طاقت رکھتا ہے ان کے ذمہ فدیہ یہ ہے کہ وہ ایک غریب کو کھانا کھلائیں، اور جو شخص خوشی سے خیر کرے تو یہ اس شخص کے لئے اور بھی بہتر ہے اور تمہارا روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے اگر تم خبر رکھتے ہو۔

(۲) شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم ولعلکم تشکرون۔

ماہ رمضان ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے گا اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد کو پورا کرے اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے اس لئے یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے کہ تم روزوں کی تعداد کو پورا کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔

۳۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون۔ (البقرہ ع ۶ پ ۲)

اور اے میرے نبی میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتا دو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں لہذا انہیں چاہیئے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں، اور مجھ پر ایمان لائیں یہ بات تم انہیں سنا دو شاید کہ وہ راہ راست پا لیں۔

یہ آیات کریمہ سورہ بقرہ کی ہیں جو بالاتفاق مدنی ہیں اس صورت مبارکہ کے پہلے حصہ میں روئے سخن منکرین قرآن کی طرف ہے اس لئے سب سے پہلے قرآن کریم کی حقانیت ثابت کی اسی کے ساتھ اس کے ماننے والے اور نہ ماننے والے فرقوں کا ذکر کیا پھر توحید و رسالت کو ثابت کیا۔ بعد ازاں بنی اسرائیل پر انعامات خداوندی کو بیان کیا وہاں سے قبلہ کی بحث چلی اس کو بیان کر کے صفا و مروہ کے ذکر پر ختم کیا۔ اس حصے کے آخر میں شرک کے اصول و فروع کا ابطال کیا۔

دوسرے حصے میں زیادہ تر خطاب مسلمانوں اور قرآن کریم کے ماننے والوں سے ہے قرآن کریم کے ماننے والوں کو تعلیم و ہدایت سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ اس تعلیم و ہدایت کا عنوان

"بر" ہے جو تمام ظاہری اور باطنی طاعات کو شامل ہے۔ سب سے پہلے "بر" کے اہم اصول بیان فرمائے اس کے بعد "بر" کے فروع وجزئیات کو بیان فرما کر اس حصے کو بشارت رحمت ومغفرت پر ختم فرمایا۔

فروع وجزئیات جن میں سے پہلا حکم قصاص کا ہے دوسرا وصیت کا تیسرا روزہ کا۔ روزہ کی فرضیت کے سلسلہ میں سب سے پہلی آیت یہ ہے۔ ارشاد فرمایا۔

یاایھا الذین اٰمنوا (اے ایمان والو) اس طرح خطاب کر کے امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیہ کے جذبہ ایمان کو بیدار کیا جارہا ہے کہ تم پر ایک اہم ترین عبادت فرض کی جارہی ہے اس لئے تم اس عبادت کو جذبہ ایمان وتسلیم سے ادا کرنا اور اس عبادت کے حقوق وآداب کی پوری پوری نگہداشت رکھنا۔

کتب علیکم (تم پر فرض کیا گیا، لازم کیا گیا، لکھ دیا گیا)

"کتب" کتابت سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے، کتابت کے معنی جمع کرنے، جوڑنے اور لکھنے کے ہیں پھر کبھی اس لفظ کو بول کر اس سے کسی چیز کو لازم کرنا، ثابت کرنا، فرض کرنا مراد لیا جاتا ہے امام راغب نے کہا کہ کتابۃ آخری درجہ ہے، پہلا درجہ ارادہ ہے۔ پھر قول، تیسرا اور آخری درجہ "کتابۃ" ہے اس لئے کتب کے لفظ میں "فرض" سے زیادہ تاکید اور زور ہے۔ اس اہم ترین عبادت کے لئے تاکیدی لفظ کا استعمال اس لئے ہے کہ لوگ اس عبادت سے فرار حاصل اختیار نہ کریں اور جس طرح اس کی فرضیت نہایت تاکید واہتمام کی گئی ہے اسی طرح اس کی ادائیگی بھی نہایت اہتمام اور ظاہر وباطن کی ہم آہنگی سے ہو۔ جیسا کہ ابھی عرض کیا "کتب" ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔ فاعل ظاہر نہیں کیا گیا۔ یعنی یہ نہیں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا کیونکہ فرض کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ خواہ اس کو ظاہر کیا جائے یا نہیں صاحب "البحر المحیط" نے اس سلسلہ میں ایک لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے۔

اس آیت اور اس سے پہلے قصاص، وصیت کی آیات میں تینوں جگہ فعل مجہول کا ذکر فرمایا کیونکہ یہ تینوں حکم سخت اور مشکل ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ ظاہری طور پر صراحتاً اپنی طرف نسبت نہیں کی برخلاف ایسے امور کے جن میں راحت، بشارت ہے ان کی طرف صراحتاً اپنی نسبت کی۔ چنانچہ فرمایا کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ (تمہارے رب نے اپنے پر رحمت لکھ لی ہے) کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی (اللہ تعالیٰ نے یہ امر لکھ لیا ہے کہ مجھے اور میرے رسولوں کو غلبہ حاصل ہوگا) سوال ہوا کہ یہود پر قصاص کی فرضیت کو اللہ تعالیٰ نے جب بیان فرمایا ہے تو وہاں فعل مجہول استعمال نہیں فرمایا بلکہ فعل معروف استعمال کیا چنانچہ ارشاد ہے وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس (اور ہم نے ان پر فرض کیا تھا کہ جان کے بدلے جان) اس کا جواب یہ ہے کہ یہود اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اپنے انبیاء علیہم السلام سے سرکشی میں حد سے آگے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے وہاں صراحت کی نرمی نہیں اور یہ لوگ اپنے اعمال بد کی وجہ سے اس قابل نہیں رہے تھے کہ احکام شاقہ دیتے وقت اغماض کا برتاؤ کیا جائے۔

الصیام (روزہ) صیام، صام (فعل) کا مصدر ہے۔ جیسے قام کا قیام، صوم، صیام کے لغوی معنی کسی چیز کے رک جانے کے ہیں۔ خواہ وہ کھانے پینے کی چیز ہو یا بات چیت ہو یا چلنا پھرنا ہو۔ اسی لئے جو گھوڑا نہ کھائے اور نہ چل سکے اس کو "فرس صائم" کہا جاتا ہے۔ پانی نکالنے کی چرخی اگر چل نہ سکے تو اس کو "بکرۃ صائمۃ" کہتے ہیں۔ اسی طرح ہوا اگر رک جائے اور چلنا بند کردے تو اس کو "الریح الصائمۃ" کہا جاتا ہے ٹھیک دوپہر کے وقت جب سورج خط نصف النہار پر آجائے ایسے مواقع پر کہا کرتے تھے "صام النہار" ہم لغوی معنی کی وضاحت ذرا تفصیل سے اس لئے کر رہے ہیں تاکہ اس کی لغوی حقیقت واضح ہوسکے کیونکہ شریعت لغوی معنی اور اس کی نزاکتوں کو برقرار رکھ کر صرف قیود وشرائط کا اضافہ کرتی ہے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے فقہی ذوق نے تو لغوی معنی کو بڑی اہمیت دی ہے اور آپ نے بہت سے احکام لغوی اشارات سے ثابت کئے ہیں تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

روزہ شرعی یہ ہے کہ طلوع فجر سے لے غروب آفتاب تک کھانے پینے، جنسی تعلق سے نیت کے ساتھ اجتناب رکھنا، لغوی اشارات کو شرعی معنی کے ساتھ ملانے سے واضح ہوتا ہے کہ صحیح اور کامل روزہ وہ ہے کہ جس میں کھانے پینے اور جنسی باتوں کے پرہیز کے ساتھ ہی ساتھ بری باتوں سے اور بری جگہ چلنے پھرنے سے بھی پرہیز کیا جائے اور اس طرح اپنے قلب ونظر میں روزہ کے روحانی مہر جہاں تاب کی روشنی جذب کی جائے جب وہ ٹھیک دوپہر کے وقت اپنے جاہ وجلال کے ساتھ جلوہ فگن ہوتا ہے اور گناہوں کے معاملہ میں اس طرح سخت ہو جائے جس طرح چرخی سخت ہو کر گھومنے سے انکار کردیتی ہے اگر اس طرح روزہ رکھ لیا جائے تو اس کے روحانی فوائد ظاہر ہوں گے اور بشارت ورحمت الٰہی کی ہوائیں چلنا شروع ہوجائیں گی اور معاصی وذنوب کی باد صرصر ہمیشہ کیلئے رک جائے گی۔

کما کتب علی الذین من قبلکم (جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں اور امتوں پر فرض کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ روزہ مذاہب وادیان کی قدیم ترین عبادت ہے حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ روزہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فرض کیا گیا۔ مذاہب کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذاہب سماوی وغیر سماوی میں روزہ کی عبادت جاری رہی۔ بت پرستوں تک میں روزہ ایک عبادت کی حیثیت سے معروف ہے موجودہ تورات میں صراحۃً روزہ کا حکم نہیں ملتا البتہ روزہ داروں کی مدح وتوصیف بار بار ملتی ہے۔ ایک جگہ یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک موقع پر چالیس روزے رکھے تھے جس کی یادگار میں یہودی اب بھی ایک ہفتہ روزہ رکھتے ہیں اس کے علاوہ ان کے یہاں ساتویں مہینہ کی دس تاریخ کو دن رات کا روزہ بھی فرض ہے۔ غالباً یہ عاشورہ کا روزہ ہے اس کے علاوہ ان کے یہاں کچھ اور بھی روزے ہیں جو صرف دن کے وقت رکھے جاتے ہیں۔ انجیل میں بھی روزہ کی فرضیت کا کوئی شرعی حکم نہیں ملتا البتہ روزہ کا ذکر اور اس کی تعریف کئی جگہ ملتی ہے ایک جگہ یہ بھی ملتا ہے کہ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ اپنے کسی ظاہری حال سے روزہ ظاہر نہ کرے اسی لئے اس کو حکم دیا ہے کہ وہ روزہ کی حالت میں بالوں کو تیل لگائے اور چہرہ صاف کرتا رہے تاکہ ریاکاری میں مبتلا نہ ہو۔

کلیسا نے نصاریٰ پر متعدد روزے فرض کئے ان کے یہاں روزوں کی بعض دلچسپ قسمیں ہیں، روزہ کی ایک قسم ایسی

بھی ہے جس میں صرف گوشت کا روزہ ہوتا ہے بعض صرف مچھلی کا بعض میں صرف دودھ کا۔

آیت کریمہ میں فرمایا جا رہا ہے کہ روزہ جب پچھلی ساری امتوں پر فرض کیا گیا تھا تو ان پر کس طرح فرض نہیں ہوتا بلکہ تم پر جہاد فی سبیل اللہ فرض ہے اور تم کو انسانیت کی ہدایت کے لئے ایک مثالی امت بنایا گیا امام راغب سے ایک اور وجہ سنیئے روزہ کے دو بڑے فائدے ہیں ایک تو یہ کہ ملاء اعلیٰ کے ساتھ کچھ نہ کچھ مشابہت پیدا ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ معاصی اور گناہوں سے پرہیز کی تربیت ہو جاتی ہے۔

رہا یہ امر کہ آیت کریمہ میں یہ کیوں فرمایا کہ تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے دوسری امتوں پر تو اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ ایک عبادت شاقہ ہے جب مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے کہ یہ روزہ تم پر یہ کوئی نئی عبادت نہیں ہے بلکہ تم سے پہلے لوگ بھی اس عبادت سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ تو مسلمانوں پر یہ عبادت آسان ہو جائے گی۔

لعلکم تتقون (اس موقع پر کہ تم متقی بن جاؤ)

روزہ

۱۔۔۔ بلا وجہ شرعی روزہ کو ترک کرنا حرام اور سخت گناہ ہے

۲۔۔۔ روزہ کی غرض قوۃ بہیمیہ کے منکسر کرنے میں منحصر نہیں ہے۔ اصلی وجہ خدا اور رسول کا حکم ماننا ہے۔

۳۔۔۔ روزہ کی نسبت تمسخر کے کلمات کہنا مثلاً یہ کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر میں اناج نہ ہو، یا یہ کہ ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا کفر ہے۔

۴۔۔۔ بلا ضرورت صرف روزہ چھوڑنے کے واسطے سفر کرنا یا بیمار بن جانا ناجائز ہے۔

۵۔۔۔ اچھا خاصا تندرست آدمی روزہ کے بدلے فدیہ دینے سے بری نہیں ہوگا۔ اسی طرح بیمار بھی جب تک اچھا ہونے کی امید ہو فدیہ بکفایت نہیں کر سکتا قضا واجب ہوگی۔

۶۔۔۔ جو افطار شرعی عذر سے ہوا اور اس عذر کے دفع ہونے کے وقت کچھ دن باقی رہے تو کھانے پینے وغیرہ سے رکنا چاہیے۔

۷۔۔۔ بچوں کو بالغ ہونے سے پہلے روزہ رکھنے کی عادت ڈالو جب وہ متحمل ہو سکیں ورنہ بعد بلوغ کے ان کو روزہ رکھنا دشوار ہوگا۔

۸۔۔۔ بعضے لوگ سفر میں یا مرض میں جان کو آجاتے ہیں لیکن افطار نہیں کرتے اس کی بھی ممانعت ہے

۹۔۔۔ اگر شیر خوار بچہ کو والدہ کے روزہ رکھنے سے تکلیف و ضرر ہو تو افطار کرنا چاہیئے بعد میں قضا کرے۔

۱۰۔۔۔ محض خوشی منانے اور اپنا حوصلہ نکالنے کے واسطے بہت کم سمجھ بچوں سے روزہ رکھوانا ممنوع ہے۔

۱۱۔۔۔ روزہ میں غیبت، نگاہ بد اور تمام معاصی سے بہت اہتمام سے بچو۔ روزہ میں دل بہلانے کے واسطے ان معاصی کا مرتکب ہونا اور اسی طرح چوسر، گنجفہ کھیلنا، ہارمونیم گراموفون بجانا اشد درجہ حرام ہے۔

۱۲ جس طرح معاصی سے بچنا ضروری ہے اسی طرح لایعنی اور فضول کاموں سے پرہیز ضروری ہے۔

۱۳ رمضان المبارک میں غذائے حلال کا بہت زیادہ اہتمام رکھو۔

۱۴ منجھلے روزہ کا زیادہ اہتمام کرنے کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔

فائدہ: تجربہ اور مشاہدہ سے رمضان المبارک کا یہ خاصا ثابت ہوا کہ رمضان المبارک میں جن معاصی اور نفسانی خواہشوں سے آدمی بچتا ہے تمام سال اس کا یہ اثر رہتا ہے کہ بچنا آسان ہوتا ہے اس لئے ہمت کر کے اس ماہ میں تمام معاصی خواہ اعضائے ظاہری سے ان کا تعلق ہو یا قلب سے ہو سب سے بچو

سحری

۱۵ بعض لوگ آدھی رات ہی سے سحری کھا لیتے ہیں اس سے ثواب کامل سحری کا نہیں ہوتا

۱۶ اور بعض اس قدر تاخیر کرتے ہیں کہ صبح صادق ہونے کا خدشہ پیدا ہو جاتا ہے اس سے بھی احتراز بہت لازم ہے

۱۷ بعض لوگ سحری تو مناسب وقت پہ کھاتے ہیں مگر فضول حقہ و پان میں اس قدر دیر کرتے ہیں کہ اشتباہ ہو جاتا ہے۔

افطار

۱۸ افطاری کھانے میں اس قدر مشغول کہ مغرب کی جماعت فوت ہو جاوے بہت ہی خسارہ کی بات ہے

۱۹ بہتر یہ ہے کہ روزہ مسجد میں افطار کیا کریں تاکہ جماعت نہ جاوے۔

۲۰ افطاری کی حرص سے مغرب کی نماز پڑھنا اور مسجد و جماعت کے ثواب سے محروم رہنا بڑی کم ہمتی کی بات ہے۔

تراویح

۲۱ فارغ ہونے کی جلدی میں وقت سے پہلے کھڑے نہ ہونا چاہیئے ورنہ ترک فرض گناہ سر پر رہے گا۔

۲۲ حفاظ کی اذان تراویح کے جلد ہونے کے خیال سے وقت سے پہلے نہ کہلائیں۔

۲۳ قرآن شریف نہ بہت تیز پڑھیں کہ کچھ سمجھ میں نہ آوے اور نہ اس قدر ٹھہر ٹھہر کر کہ مقتدیوں کو تکلیف ہو

۲۴ ثناء و تسبیحات و تشہد و درود تراویح میں اطمینان کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔

۲۵ اجرت مشروط یا معروف پر تراویح میں قرآن سنانا ناجائز

۲۶ ختم قرآن شریف پر شیرینی کا اہتمام والتزام نہ کرنا چاہیئے خاص کر چندہ کر کے شیرینی تقسیم کرنا تو اور بھی زیادہ مفاسد کو مشتمل ہے

۲۷ ختم قرآن کے دن پر مسجد میں روشنی کا خاص اہتمام ثابت نہیں بلکہ معصیت و اسراف ہے۔

۲۸ نامحرم حافظوں کو گھر میں بلا کر عورتوں کا قرآن سننا مفاسد سے خالی نہیں ہے۔

صدقۂ فطر

۲۹۔۔۔ صدقۂ فطر نصاب ہونے سے جیسا اپنی طرف سے واجب ہے اسی طرح اپنے بچوں کی طرف سے بھی واجب ہے

۳۰۔۔۔ مسجد کے موذن اور امام اور سقہ کو اجرت میں صدقہ فطر دینے سے صدقہ فطر ادا نہیں ہوتا۔

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو و درگذر

شیخ عمر فاروق لاہور

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِیْظُ الْحَاشِیَۃِ، فَاَدْرَکَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَہٗ بِرِدَائِہٖ جَبْذَۃً شَدِیْدَۃً، فَنَظَرْتُ اِلٰی صَفْحَۃِ عَاتِقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَّرَتْ بِھَا حَاشِیَۃُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّۃِ جَبْذَتِہٖ، ثُمَّ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ مُرْ لِیْ مِنْ مَالِ اللّٰہِ الَّذِیْ عِنْدَکَ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ فَضَحِکَ ثُمَّ اَمَرَ لَہٗ بِعَطَاءٍ۔ (ریاض الصالحین باب العفو والاعراض عن الجاہلین، متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نجران کی بنی ہوئی موٹے کنارے والی دھاری دار چادر اوڑھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی نے آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو زور زور سے کھینچا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک شانوں کو دیکھا کہ زور سے کھینچنے کی وجہ سے ان پر چادر کے نشانات پڑ گئے ہیں پھر وہ دیہاتی کہنے لگا "اللہ کے دیئے ہوئے اس مال میں سے جو آپ کے پاس ہے مجھے دینے کا حکم صادر فرمائیے"۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرا دیئے اور پھر اس دیہاتی کو مال عطا کرنے کا حکم دیا۔

آیئے ذرا غور کریں اس بدوی کی جہالت اور گستاخی پر اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم اور بردباری، عفو و درگذر، خندہ جبینی اور حسن مروت پر اور پھر اپنی تنگ مزاجی اور صبر و ضبط کا جائزہ لیں کہ گھر بار میں کتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر کبھی تو بیوی پر برس رہے ہیں اور کبھی بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ رہے ہیں اور پھر معمولی باتوں پر دنگا فساد شروع ہوتا۔ اور معاملہ کہاں سے کہاں تک پہنچتا ہے۔ عفو کا مفہوم کیا ہے اور اس کی تعلیم کیوں دی گئی ہے؟

عفو کا معنی کسی شخص کو اس کی خطا پر معاف کر دینے اور درگذر نے کے ہیں۔

عدل کا تقاضا یہ ہے کہ مجرموں کو ان کے جرم کی پوری سزا دی جائے۔ اور اسلام کی عدالت میں ان کے ساتھ کوئی رو رعایت نہیں ہے۔ اس کا قانون ہر امیر غریب شاہ و گدا، چھوٹے بڑے پر جاری ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو معاشرتی نظام تہ و بالا ہو جائے۔ اور پھر جنگل کا قانون چل نکلے۔ لیکن ذاتی معاملات میں عدالت سے باہر مظلوم کو جس کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کی گئی ہے اس بات کا حق دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو برابر کا بدلہ لے سکتا ہے۔ اور چاہے تو ظلم کرنے والے کو معاف کر سکتا ہے۔ اور معاف کر دینے میں اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ثبت ہو جاتا ہے۔

اسلام نے عفو و درگذر کی تعلیم اس لئے دی ہے کہ عربوں میں جب کسی کے خلاف انتقام کی آگ بھڑکتی تو معاملہ انصاف سے بدلہ لینے تک محدود نہ رہتا بلکہ قتل و خونریزی کا سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ جاری رہتا اور بے شمار جانیں ضائع ہو جاتی تھیں۔ اسلام آیا تو اس نے زندگی کا ڈھانچہ بدل دیا۔ اور حکم دیا کہ عدل و انصاف سے کام لو اور عفو و درگذر کو باعث فضیلت قرار دیا۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ (الشوریٰ آیت ۴۰)

اور برائی کا بدلہ ویسے ہی برائی ہے۔ لیکن جو شخص معاف کر دے اور صلح کرے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔

یہاں تک کہ کسی کی زیادتیوں کو معاف کر دینا تقوے اور پرہیزگاری کی علامت ٹھہرا۔ ارشاد ہوا۔

وان تعفوا اقرب للتقویٰ (البقرہ، ۲۳۷)

اور اگر معاف کر دو گے تو تقویٰ سے قریب تر ہو جاؤ گے"

احسان کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دوسروں کی غلطیوں سے چشم پوشی کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و منزلت پاتے ہیں۔ فرمایا:۔

وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (آل عمران آیت ۱۳۴)

(نیک لوگ وہ ہیں جو غصہ کو پی جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے"۔

عفو و درگذر کا جب کوئی انسان خوگر ہوتا ہے تو لازماً اس میں حلم اور بردباری کی صفت پیدا ہو جاتی ہے ــــ فرمایا:۔

واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما (الفرقان۔ آیت ۶۳)

اور جب جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ (تم کو سلام)

اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو عفو و درگذر کرنے کا حکم ہو رہا ہے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ (سورۃ الاعراف ۱۹۹)

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ درگذر فرمایا کیجئے، لوگوں کو نیکی کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے کنارہ کش

رہیئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی عفو و درگذر کا بہترین نمونہ تھی۔ قدرت اور طاقت کے باوجود دشمن کو معاف کر دینا اور انتقام نہ لینا حوصلے کی فراخی اور دل کی وسعت کی وہ مثال ہے، جو رحمۃ للعالمین کے سیرت طیبہ کا نمایاں پہلو ہے، جس کا اعتراف دوستوں ہی نہیں دشمنوں نے بھی کیا ہے۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بے شمار واقعات ایسے ہیں کہ لوگ ناحق آپ کے درپے آزار ہوئے لیکن آپ نے ہر وقت انہیں معاف فرما دیا۔ نہ صرف معاف فرمایا بلکہ ان سے حسن سلوک فرمایا اور اللہ کے حضور ان کی ہدایت کے طلبگار ہوئے۔ ذرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو و درگذر شان فتح مکہ کے موقع پر دیکھیے جب آپ نے اہل مکہ سے مخاطب ہو کر پوچھا! اے گروہ قریش! تم جانتے ہو، میں تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کرنے والا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ نیکی کا برتاؤ کریں گے کیونکہ آپ خود مہربان ہیں اور مہربان بھائی کے بیٹے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں وہی آیت مبارکہ پڑھی جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے لئے پڑھی تھی لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (سورۂ یوسف آیت ۹۲) آج کے دن سے تم پر کوئی عتاب و ملامت نہیں ہے، اللہ تمہیں معاف فرمائے اور وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے اخلاق پیدا فرما دے۔ آمین۔

بقیہ:	اک پروانہ

ہو گئے اور فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بیمار ہو گئے اور شہیدان وفا کی صفوں میں شامل ہو کر جنت الفردوس کو سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

رات کی تاریکی میں مشعل جلا کر ان کی قبر کھودی گئی اور لحد میں اتار گیا، مشعل بردار وہ ہستی تھی جس کا ظاہری جسم تو گورا چٹا نہیں لیکن اللہ اور اس کے رسول کے عشق نے اس کے سینہ کو نورِ معرفت سے روشن کر رکھا تھا جس کو فاروق اعظم جیسی شخصیت سیدنا کے نام سے پکارتے ہیں یعنی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر میں خود داخل ہوئے پھر جب حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ان کو قبر میں اتارنے لگے تو فرمایا اپنے بھائی کے احترام کو ملحوظ رکھنا، اور پھر سب صحابہ کرام کی موجودگی میں فرمایا "اے اللہ میں اس سے خوش ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا" دفن کے بعد حضور اکرم نے خود قبر پہ مٹی ڈالی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ مجھے عبد اللہ ذو البجادین کی موت پر اتنا رشک آیا کہ میں نے کہا کاش آج میں ہی مرا ہوتا کیونکہ رسول کریمؐ اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے ہاتھوں دفن ہوتا۔

یہی ہیں وہ لوگ جن کے نقش قدم پر چل کر ہی ہم کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں یہی رشد و ہدایت کے وہ ستارے ہیں جن کے ذریعے صراط مستقیم ملتی ہے۔ ایسی ہی لوگوں کے ذکر خیر سے مجالس میں رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے طفیل ہمیں دین و دنیا کی نعمتوں اور سعادتوں سے سرفراز فرمائے اور اپنی اور اپنے محبوب پاک کی محبت سے لذت آشنا کر دے۔ آمین۔

بقیہ:	مکتوب راولپنڈی

ادا کرتے ہیں۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے قائدین نے اعلان کیا ہے کہ اب یوتھ فورس پاکستان کے تمام علاقوں شہروں اور قصبوں سے قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے اسلامی شعائر کو محفوظ کرے گی، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو متحد فرمائے اور مسلمان قادیانیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور ختم نبوت یوتھ فورس کے جیالے کارکنوں کو مزید حوصلہ، ہمت اور طاقت عطا فرمائے کہ وہ اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کو سرے سے ختم کر سکے۔ آمین۔

نعت شریف

سیدِ ابرار ختم المرسلین — آپ ہیں سرکار ختم المرسلین
آپ کا صرف آپ کا خود ہے خدا — طالب دیدار ختم المرسلین
فرش تا عرش ہیں پھیلے ہوئے — آپ کے انوار ختم المرسلین
اے حبیبِ کبریا صلِ علیٰ — اے میرے سرکار ختم المرسلین
آپ ہی اول نبیؐ آخر نبیؐ — احمد مختار ختم المرسلین
آمنہ کے لعل عبد اللہ کی جان — ہاشمی سردار ختم المرسلین
دامنِ رحمت میں لے لیجئے ہمیں — رحمتِ غفار ختم المرسلین
گر قبول افتد زہے عز و شرف — نعتیہ اشعار ختم المرسلین

منزل رہبرؔ غلامی آپ کی
بالیقیں سرکار ختم المرسلین

خواجہ رہبر چشتی

تراویح پڑھنا باعث مغفرت ہے

حضرت مولانا منظور احمد الحسینی نائب ایڈیٹر کے قلم سے

تراویح، ترویحہ کی جمع ہے اس کا مادہ روح ہے جس کے معنی آرام کرنا، دیر کرنا اور خوشبودار کرنا ہیں چونکہ ہر چار رکعتوں کے بعد نمازی آرام و راحت کرتا اور سستاتا ہے اس لئے ان کو تراویح کہتے ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح کی نماز ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت کے لئے اجتماعی طور پر سنت مؤکدہ عین ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اہتمام فرمایا اور اکثر خلفاء راشدین اور عام صحابہ کرام نے اس پر ہمیشگی کی ہے اور ان کے بعد سے لے کے آج تک تمام علماء کرام بلا انکار متفق چلے آ رہے ہیں اور مردوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت علی الکفایہ ہے اگر کسی مسجد کے لوگ تراویح کی جماعت چھوڑ دیں تو سب ترک سنت کے گنہگار ہوں گے تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے شروع ہو کر طلوع صادق سے پہلے تک ہے تراویح کی نماز عشاء کے تابع ہے پس جو تراویح نماز عشاء سے پہلے ادا کی گئی وہ شمار تراویح میں نہیں ہے۔ نابالغ کی امامت درست نہیں اس طرح وہ شخص جس کی داڑھی سنت کے مطابق نہیں یعنی ایک مشت (قبضہ) سے کم رکھتا ہے اس کی امامت بھی درست نہیں جس رات کو رمضان المبارک کا چاند نظر آجائے اسی رات سے تراویح پڑھنا شروع کر دے اور جس رات شوال کا ہلال ثابت ہو جائے اس رات کو تراویح نہ پڑھے تراویح مرد و عورت دونوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے جس طرح مرد اس کے نہ پڑھنے سے گنہگار ہوگا اسی طرح عورت بھی نہ پڑھنے سے گنہگار ہوگی۔ تراویح اور روزہ الگ الگ عبادتیں ہیں یہ سمجھنا بالکل غلط ہے کہ تراویح پڑھنا اسی کے لئے ضروری ہے جس نے دن میں روزہ رکھا ہو جو لوگ کسی عذر اور مجبوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں مثلاً کوئی مریض شام کو اچھا ہو جائے یا عورتیں حیض و نفاس سے تراویح کے وقت پاک صاف ہو جائیں تو ان کو نماز تراویح پڑھنا چاہئے نہ پڑھنے کی صورت میں سنت کے چھوڑنے کا گناہ لازم آئے گا۔ نماز تراویح کی بیس رکعتیں ہیں جو دس سلام سے پڑھی جائیں گی اور ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں بشرطیکہ مقتدی پریشانی محسوس نہ کریں اگر اتنی دیر بیٹھنا مقتدیوں پر بار ہونے لگے تو وہاں تھوڑی دیر بیٹھنا ہی زیادہ بہتر ہے اور اس بیٹھنے کی حالت میں نمازی کو اختیار ہے کہ وہ ذکر و تسبیح پڑھے خواہ قرآن شریف نوافل یا چپکا بیٹھا رہے جامع الرموز میں ہے کہ ترویحہ میں یہ دعا پڑھی جائے

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نَسْأَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ۔

تراویح باعث مغفرت ہے

حدیث میں آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ رمضان کے روزے ایمان و احتساب (یعنی ثواب کے حصول کے جذبہ) کے ساتھ رکھیں گے ان کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور ایسے ہی جو لوگ ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نوافل (تراویح و تہجد) پڑھیں گے ان کے بھی سب پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اس طرح جو لوگ شب قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ نوافل پڑھیں گے ان کے بھی پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

دوسری حدیث میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو سنت کیا“ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تراویح کا ارشاد بھی خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ”میں نے سنت کیا“

اس سے تراویح کے بارے میں مزید تاکید ثابت ہوتی ہے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے بعض فقہی کتابوں سے نقل کیا ہے کہ کسی شہر کے لوگ اگر تراویح چھوڑ دیں تو اس کے چھوڑنے پر امام ان سے قتال کرے یہاں اس بات کا بھی خیال رہے کہ تراویح پڑھنا اور قرآن مجید کا سننا دو الگ الگ مستقل سنتیں ہیں لہٰذا جن لوگوں کو رمضان المبارک میں سفر درپیش ہو یا کسی وجہ سے ایک جگہ روزانہ تراویح پڑھنی مشکل ہو ان کے لئے مناسب ہے کہ اول قرآن مجید چند روز میں سن لیں تاکہ قرآن شریف ناقص نہ رہے پھر جہاں وقت ملے اور موقع ہو وہاں تراویح پڑھ لی جائے اس صورت میں قرآن مجید بھی ناقص نہ ہوگا اور اپنے کام میں بھی حرج نہ ہوگا۔

تراویح بیس رکعت

تراویح کے مسنون ہونے پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے ائمہ اربعہ میں سے امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ ان سب حضرات کی فقہ کی کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ تراویح کی بیس رکعات سنت مؤکدہ ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا

باقی صفحہ ۳۳ پر

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکار دو عالم ﷺ کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی ؒ

بیہقی میں ابوبردہ بن نیاز رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کٹے ہوئے تین سر لا کر عرض کیا کہ ان میں سے دو کو تو میں نے مارا ہے۔ تیسرے کا حال معلوم نہیں کہ کس نے مارا ہے۔ بس اتنا میں نے دیکھا کہ ایک گورا اور لمبا آدمی اس کو قتل کر گیا اور میں نے اس کا سر اٹھا لیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں فرشتہ تھا جس نے اس تیسرے آدمی کو قتل کیا ہے۔

بیہقی میں سائب بن ابی جیش کی روایت ہے (سائب جنگ بدر میں کافروں کی طرف سے لڑنے آئے تھے) یہ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم! کہ جب قریش شکست کھا کر بھاگے تو میں بھی بھاگا۔ مجھے کسی نے قید نہیں کیا تھا۔ اچانک ایک گورا اور لمبا آدمی جو آسمان اور زمین کے درمیان گھوڑے پر سوار نظر آرہا تھا، اس نے مجھے باندھ کر ڈال دیا، اتنے میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے مجھے بندھا ہوا دیکھ کر لشکر والوں سے پوچھا کہ اسے کس نے باندھا ہے۔ کسی نے یہ نہ کہا کہ میں نے باندھا ہے۔ بندھا ہی ہوا لیکر مجھے آنحضور ﷺ کی خدمت میں گئے۔ آپ نے پوچھا کہ تجھے کس نے باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ باندھنے والے کو میں نہیں پہچانتا اور جو منظر میں نے باندھتے وقت دیکھا تھا وہ بتانا مناسب نہ سمجھا کیونکہ اس میں فرشتے کا ذکر اور اسلام کی سچائی کا ذکر ہو جاتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ تجھے کسی فرشتے نے باندھ دیا ہے۔

امام احمدؒ، ابن سعدؒ، ابن جریرؒ، ابن عباس رضی اللہ عنہ اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جنگ بدر میں ابوالیسر نے عباس رضی اللہ عنہ کو گرفتار کیا تھا حالانکہ ابوالیسر بہت کمزور اور عباس رضی اللہ عنہ نہایت طاقتور آدمی تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالیسر سے پوچھا کہ تم نے عباس رضی اللہ عنہ کو کیسے قید کیا؟ ابوالیسر نے عرض کیا کہ ان کو قید کرنے میں مجھے ایک ایسے شخص نے مدد دی جس کو میں نے نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں دیکھا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معزز فرشتہ تھا، جس نے تمہاری مدد کی تھی۔

بیہقی کی روایت میں سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ آنکھوں دیکھا حال بیان فرماتے ہیں کہ جنگ بدر میں بہت سے گورے چٹے آدمی چتکبرے گھوڑوں پر سوار مجھے نظر آئے۔ ان کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ یہ فرشتے تھے جو ہمیں کو نظر آئے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی مدد کے لیے بھیجے گئے تھے۔ جیسا کہ قرآن میں اس کا ذکر آیا ہے۔

بخاری میں ابوہریرہؓ سے اور مسلم میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، اچانک ایک ایسا آدمی آن پہنچا، جس کے کپڑے نہایت سفید، بال ایکدم کالے تھے اور اس پر سفر کی علامات گرد و غبار یا تھکنے وغیرہ کے آثار بالکل نہیں تھے، ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا بھی نہیں تھا۔ اور آتے ہی آنحضورؐ کے دونوں زانو سے اپنے دونوں زانو ملا کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانو پر رکھ کر سوالات اس طرح شروع کر دیئے۔

محمدؐ! مجھے بتاؤ کہ اسلام کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ گواہی دو صرف اللہ کے لائق عبادت ہونے کی، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے کی اور نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور اگر وسعت ہو تو کعبہ کا حج کرنا، یہ اسلام ہے۔

اس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو، صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ اس پر ہم لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ سوال کرتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو واقفیت نہیں ہے۔ مگر جواب کی تصدیق کرتا ہے، جس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ اس کو سب کچھ معلوم ہے، پھر اس شخص نے دریافت کیا کہ مجھے بتایئے ایمان کسے کہتے ہیں؟

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ایمان یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور رسولوں پر اور قیامت پر اور اس بات پر کہ اللہ نے ہر اچھائی اور برائی کو پہلے سے مقدر کر رکھا ہے۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو۔ پھر دریافت کیا کہ احسان کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا کہ... احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرو اور عبادت میں تمہاری یہ کیفیت ہو کہ گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اور اگر یہ نہ ہو تو کم از کم اتنا ہو کہ گویا خدا تم کو دیکھ رہا ہے۔

اس شخص نے کہا کہ آپ سچ فرما رہے ہیں۔ پھر اس شخص نے دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی۔ آپؐ نے جواب دیا کہ اس بارے میں مجھے تم سے زیادہ علم نہیں ہے یعنی سائل اور مسئول قیامت کے علم میں دونوں برابر ہیں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اچھا قیامت کی علامتیں بیان فرما دیجئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ قیامت کی

باقی صفحہ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

کیا مرزا قادیانی پاگل تھا؟

نزہت انجم — مانسہرہ

س: میں اسکول جا رہی تھی، میں اپنی سہیلی سے کہنے لگی کہ کاش مرزا قادیانی اس وقت دنیا میں ہوتا تو میں اسے قتل کر دیتی۔ وہاں ایک بڑھیا عورت تھی اس نے مجھے بلایا اور کہنے لگی کہ تم کس کی بات کر رہی تھیں۔ میں نے کہا پاگل اور دیوانہ مرزا قادیانی کی بات کر رہی تھی۔ کہنے لگی بیٹے تم ابھی بچی ہو، ویسے ہی ان کے چکروں میں پڑ گئی ہو۔ میں نے کہا کہ مرزا قادیانی تو ہمارا اور ہمارے اسلام کا دشمن تھا۔ وہ کہنے لگی بیٹے سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گی کہ ادب سے نام لو غلام احمد صاحب ہمارے بہت بڑے بزرگ تھے۔ میں نے غصے سے کہا کہ میں اس کو صاحب نہیں کہتی اور پھر میں نے اس کے سب دعوے بھی بتائے۔ بڑھیا کہنے لگی کہ وہ بے چارے تو پاگل ہو گئے تھے اس لئے پاگل پن کی وجہ سے دعوے کرنے لگے تھے۔ پھر وہ کہنے لگی کہ تمہیں پتہ ہے کہ وہ جنت میں ہیں یا دوزخ میں۔ میں نے فوراً جواب دیا کہ وہ جہنم میں جل رہا ہے۔ میں نے یہ شعر پڑھ کر سنایا ؎

اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی
تو ٹٹی میں گر کر نہ مرتا کبھی

کہنے لگی وہ کوئی اور مرزا ہے مسلمانوں کے نام کے ساتھ بھی مرزا لفظ ہوتا ہے۔ میں نے کہا جی نہیں میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بات کر رہی ہوں۔ کہنے لگی بیٹے یہ قاری (یعنی ختم نبوت کے مولانا) کیا خدا سے مل کر آئے ہیں۔ انہیں کیا پتہ کہ مرزا صاحب جنت میں ہیں یا دوزخ میں؟ کیا پتہ وہ جنت میں ہوں۔ یہ لوگ ویسے ہی برا بھلا کہہ کر اپنی زبان خراب کر رہے ہیں۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے آخر وہ پاگل کس وجہ سے ہوئے۔ میرے خیال میں وہ خاتون بھی مرزائی تھیں کیونکہ میں نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ نماز بہت دیر سے پڑھتی ہیں۔

ج: اس عورت کا یہ کہنا کہ مرزا غلام احمد پاگل ہو گیا تھا اس لئے پاگل پن کی وجہ سے لمبے دعوے کرنے لگا، اس لئے قابل التفات نہیں کہ اس کو ماننے والے پاگل نہیں بلکہ نبی، مسیح موعود، مہدی اور عیسیٰ سمجھتے ہیں۔ اور پھر اس عورت کے بیان میں بھی تناقض ہے ایک طرف تو مرزا غلام احمد کو بڑا بزرگ کہتی ہے اور دوسرے ہی سانس میں اسے پاگل بھی قرار دیتی ہے۔ کیا بڑا بزرگ پاگل ہوتا ہے؟ یا پاگل بڑے بزرگ ہوتے ہیں! اور کبھی وہ کہتی ہے کہ ٹٹی میں مرنے والا مرزا کوئی اور ہوگا۔ ایسی متضاد باتیں کرنا خود اس کے پاگل پن کی علامات ہیں، ممکن ہے وہ عورت قادیانی ہو۔ کیونکہ قادیانیوں کی یہ بھی عادت ہے کہ گفتگو میں جب موقع دیکھتے ہیں بات کر دیتے ہیں۔

رہا اس عورت کا یہ کہنا کہ کیا پتہ مرزا جنت میں ہو کسی نے جنت دوزخ کو جا کر تو نہیں دیکھا۔ اس کا یہ شبہ جہالت کا ہے، کیونکہ ہم نے جنت دوزخ کو تو نہیں دیکھا مگر اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جنت اور دوزخ کو تو دیکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور یہ کہ جو شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے وہ اللہ تعالیٰ پر افترا باندھنے والا کافر ہے۔ اور کافر دوزخ میں ہیں۔ پس ہم اللہ و رسول کے کہنے ہی سے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر اور دوزخی کہتے ہیں اور ہمیں جتنا یقین آنکھوں دیکھی چیز پر ہے اس سے بڑھ کر اللہ و رسول کی بتائی ہوئی باتوں پر یقین ہے۔ ہم اپنی آنکھوں کے مشاہدے کو جھٹلا سکتے ہیں مگر اللہ و رسول کے فرمان کو نہیں جھٹلا سکتے۔

پانی بیٹھ کر پئیں

سائل: محمد ہاشم — میرپور متھیلو

س: پانی بیٹھ کر پینا اور پیشاب بھی بیٹھ کر کرنا، اس میں کیا حکمت ہے؟ اگر کھڑے ہو کر یہ کام انجام دیں تو اس میں کیا نقصان ہے۔ ہمارے اکثر مسلمان بھائی اس کا خیال نہیں کرتے۔

ج: شرعی مسائل کی حکمتیں دریافت کرنا خلاف ادب ہے۔ اگر آقا کسی معمولی ملازم کو کوئی حکم دے (مثلاً یہی کہ پانی بیٹھ کر پیو) تو کیا وہ ملازم حکمت دریافت کرنے کی جرأت کرے گا؟ کھڑے ہو کر پینا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے اور اس میں طبی نقصان بھی ہے۔

س: اگر داڑھی نہ رکھی جائے تو یہ گناہ کبیرہ ہے یا گناہ صغیرہ۔ یا اس کے نہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

ج: داڑھی منڈانا اور ایک مشت سے کم ہونے کی صورت میں کترانا گناہ کبیرہ ہے۔ اس کی تفصیل میرے رسالہ "داڑھی کا مسئلہ" میں دیکھ لی جائے۔

مسجد کی تعمیر
میں حصہ لیجئے تعمیراتی سامان مثلاً سریا سیمنٹ ماربل اور نقد عطیات کے ذریعے صاحب خیر حضرات کیلئے جنت خریدنے کا بہترین موقع
رابطہ کیلئے
مسجد اقصیٰ (سپارکو) ڈی ایچ اے ٹاؤن منظور کالونی کراچی
فون نمبر ۵۰۶۶۷۵۰ —— حاجی محمد صادق
مسجد کا اکاؤنٹ نمبر ۱۳۸ [illegible]

ختم نبوۃ اور قادیانی وسوسے

مولانا علاءالدین (سابق قادیانی مناظر) [illegible]

قادیانی دلیل نمبر ۵

ولکن اللہ یجتبی من رسلہ ....الخ (آل عمران ۱۷۹)۔

کہ یہ آیت پیش کر کے اس کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے بلکہ اپنے رسولوں میں سے خدا جسے چاہے گا۔ بھیجے گا (پاکٹ بک ۳۸۴)

جوابات

نمبر(۱): اجتباء کا معنی کسی لغت کی کتاب میں "بھیجنا" نہیں۔ آیت مع ترجمہ ؟ ہے،

وما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فامنوا باللہ ورسولہ وان تومنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم (آل عمران ۱۷۹)

اور اللہ ایسا نہیں کہ مومنوں کو اس حالت پر چھوڑ دے جس پر (اے گروہ کفار و منافقین) تم ہو (بلکہ خدا انہیں اس حالت سے بلند کرنا چاہتا ہے) یہاں تک کہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے (اور مومنین سے ہر قسم کی ایمانی اور عملی کمزوریاں دور کر دے) اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ تم کو (اپنی ہدایات و قوانین کے) غیب پر اطلاع دے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے۔

اس مرتبہ فضیلت بخشتا ہے (جیسا کہ محمد رسول اللہ کو چنا) سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہیں بڑا اجر ملے گا، گویا اس آیت میں رسولوں کے سلسلہ کو جاری رکھنے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

نمبر۲: سوال کرنے والوں نے کہا تھا کہ ہمیں فرداً فرداً غیب پر کیوں اطلاع نہیں دی جاتی؟ جواب میں فرمایا، یہ رسول کا کام ہے۔ آئندہ بعثت رسل کے متعلق نہ کسی نے سوال کیا نہ جواب دیا گیا،

نمبر۳: یہ کہنا کہ آئندہ رسول آئے گا یہ مطلب دکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خبیث و طیب میں امتیاز نہیں ہوا، حالانکہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ یحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث (الاعراف ۱۵۷):۔ جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (بنی اسرائیل ۸۱) حق آگیا اور باطل ہلاک ہو گیا، بے شک باطل ہلاک ہونے والا ہی تھا بس حق و باطل میں حضور صلعم کے ذریعہ امتیاز قائم ہو چکا ہے اس لئے اب کسی اور رسول کی ضرورت نہیں رہی،،

قادیانی دلیل نمبر (۶)

قادیانی کہتے ہیں کہ فراعنۂ مصر بھی ختم نبوت کے قائل تھے ان کا قول تھا، لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا (المومن ۳۴) کہ خدا یوسفؑ کے بعد رسول پیدا نہیں کرے گا: اور یہود کہتے تھے۔ لن یبعث اللہ احدا (الجن) خدا کسی رسول کو مبعوث نہیں کریگا، اور یہود کا اجماع ہے کہ موسیٰؑ کے بعد نبی نہیں آئے گا جیسا کہ مسلم الثبوت میں لکھا ہے وغیرہ اسی طرح مسلمان بھی فرعون اور یہود کے نقش قدم پر چل کر ختم نبوت کا عقیدہ اختیار کر چکے ہیں:۔

جوابات

نمبر۱: اصل واقعہ قرآن مجید کے الفاظ میں یہ ہے کہ قال رجل مومن من آل فرعون ... لقد جاءکم یوسف .... قلب متکبر جبار ہ (المومن ۲۸ و ۳۵) جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:۔ "قوم فرعون میں سے ایک مومن مرد نے جو اپنا ایمان چھپاتا تھا کہا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف کھلے دلائل لے کر آیا مگر تم اس کے بارے میں جو تمہارے پاس لایا شک میں ہی رہے یہاں تک کہ وہ وفات پا گیا تو تم نے کہا اللہ اس کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا، اسی طرح اللہ تعالیٰ اسے گمراہی میں چھوڑتا ہے جو حد سے گذرنے والا، شک کرنے والا ہے جو اللہ کی آیات کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں، بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو، یہ اللہ کے نزدیک اور ان کے نزدیک اور ان کے نزدیک جو ایمان لائے بیزاری کی بات ہے۔ اسی طرح اللہ ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر لگا تا ہے" یہ آیات تو بتاتی ہیں کہ رجل مومن نے کہا کہ:

(۱) اہل مصر یوسف علیہ السلام کے بارے میں شک میں رہے،

(۲) ان لوگوں کو مسرف مرتاب اور آیات الہیہ میں جھگڑا کرنے والے متکبر جبار قرار دیا گیا۔

ہے۔ جو مومنین یوسف علیہ السلام کی صفات نہیں ہو سکتیں۔

(۳) قوم فرعون یا قدیم مصری تو سلسلۂ انبیاء ورسل کے سرے سے منکر تھے۔

(۴) اور فرعون خود مدعی الوہیت تھا۔ اور کہتا تھا کہ تمہارے لئے اپنے سوا کوئی معبود نہیں جانتا۔ اس کو اور اس کی قوم کو توحید، رسالت یوسفؑ اور ختم نبوت کا قائل قرار دینا قرآن اور تاریخ سے ناواقفیت کی انتہا ہے۔

(۵) لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کہنے والے تو خود نبوت یوسفؑ کے بھی منکر تھے اور ان کا قول بطور استہزا تھا۔ جیسا کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہا: ”اے وہ شخص جس پر ذکر اتارا گیا ہے تو تو مجنون ہے۔“ یا کہا، ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون (الشعراء ۲۷) کہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا جائے گا مجنون ہے یا یہود نے انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ (النساء ۱۵۷) کہ ہم نے مسیح ابن مریم رسول کو قتل کر دیا ہے۔ حالانکہ حق یہ ہے نہ فرعون حضرت موسیٰؑ کو رسول مانتا تھا نہ ان کی وحی کو الذکر سمجھتا تھا، نہ یہود حضرت عیسیٰؑ کو رسول یقین کرتے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے تو یہ بطور استہزا تھا نہ بطور صداقت۔ یہی تمام مفسرین کا مذہب ہے۔ قادیانیوں کو کوئی تاریخی ثبوت دینا چاہئے کہ فرعون اور اس کی قوم حضرت یوسف علیہ السلام کی رسالت کی قائل تھی۔

نمبر ۲: یہود اور ختم نبوت، انہم ظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احداً (الجن ۷) کہنے والی جنوں کی ایک مشرک قوم تھی، جیسا کہ ان کے قول ولن نشرک بربنا احداً (الجن ۲) سے ظاہر ہے کہ ہم اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے بعد شرک نہ کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان (انسانوں) نے بھی خیال کیا جیسا کہ تم نے خیال کیا کہ خدا کسی کو (بعد از موت) مبعوث نہ کرے گا۔ یہ لوگ آخرت کے منکر تھے۔

(۲) یہود کا ایک فرقہ بھی آخرت کا منکر تھا۔

(۳) یہود تو موسیٰ علیہ السلام کے بعد ”مسیح“ اور ”احمدؐ“ کی آمد کے منتظر تھے گویا یہود کا اجماع نبوت جاری ہونے پر تھا یا کہ ختم ہونے پر؟ امام ابن ہشام بتاتے ہیں کہ یہود ”مثیل موسیٰ نبی“ اور ”وہ نبی“ کی بعثت کے منتظر تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ آئے گا تو یہود مشرکین عرب پر غالب آجائیں گے جیسا کہ آیت.. وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا (البقرہ ۸۹) سے بھی ظاہر ہے۔ پس یہ آیت بتاتی ہے کہ یہود انبیاء کی آمد کے قائل تھے۔

نمبر ۳: اول تو ختم نبوت کے عقیدہ کی تلقین صرف اہل اسلام کو ہی کی گئی۔ لیکن اگر کسی اور قوم نے بھی از خود یہ عقیدہ تراش لیا ہو تو اس سے اسلام کے عقیدۂ ختم نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا۔

قادیانی دلیل نمبر ۷

لا ینال عہدی الظالمین

واذ ابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمٰت فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماماً قال ومن ذریتی قال لا ینال عہدی الظالمین (البقرہ ۱۲۴)

جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو چند باتوں میں آزمایا اور ابراہیمؑ نے ان کو پورا کر دکھایا تو اللہ تعالیٰ نے کہا میں تجھے لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ اس نے کہا اور میری ذریت میں سے بھی۔ اللہ نے کہا میرا عہد ظالموں کو ہرگز نہیں پہنچے گا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ظالم قوم ہی نبوت سے محروم رہتی ہے۔

جوابات

نمبر ۱: یہ خیال ہی غلط ہے کہ ظالم قوم نبوت سے محروم رہتی ہے سب سے بڑا ظلم تو شرک ہے:

ان الشرک لظلم عظیم (لقمان)

انبیاء تو اسی لئے آتے ہیں کہ ظالموں کا ظلم دور ہو جائے، عرب سے بڑھ کر کون سی قوم ظالم تھی اس کی ہدایت کے لئے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

اور اگر کہو کہ وہ جسے نبوت نہ ملے ظالم ہوتا ہے تو صحابہ کرامؓ اور تمام امت محمدیہ اب تک ظالم ٹھیرتی ہے۔

نمبر ۲: مذکورہ آیت تو بتاتی ہے کہ جو لوگ آزمائشوں میں کامیاب ہوتے ہیں وہ دنیا میں امام بنائے جاتے ہیں اور ابراہیمؑ اس امامت کے منصب سے پہلے بھی نبی بن چکے تھے۔ یہ کس نوعیت کی امامت تھی۔ لکھا ہے کہ: خدا نے ابراہیم سے کہا تیری نسل اپنے دشمنوں کے دروازے پر قابض ہوگی۔ اور تیری نسل سے دنیا کی ساری قومیں برکت پائیں گی۔“

(پیدائش ۲۲: ۱۸،۱۷)۔ پھر فرمایا ”میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جس میں تو پردیسی ہے دیتا ہوں

(پیدائش ۱۷: ۸)۔

قادیانی دلیل نمبر ۸

ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔

(بنی اسرائیل)

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ خدا جب تک رسول مبعوث نہ کرے کسی کو عذاب نہیں دیتا۔ اگر عذاب ہمیشہ نازل ہوتے رہیں گے تو رسول بھی آتے رہیں گے۔

جوابات

نمبر ۱: اگر ہر عذاب کے واقعہ پر رسول کا موجود ہونا ضروری ہے تو بتایا جائے کہ:

(۱) آنحضرت صلی اللہ کے بعد جس قدر عذاب آئے وہ کن رسولوں کی تکذیب کے باعث آئے ،؟

(۲) اندلس اور بغداد کی تباہی کے وقت کون سا رسول موجود تھا ۔؟

(۳) انگلستان کا خطرناک طاعون ۱۹۴۸ء میں کس رسول کے باعث تھا؟

(۴) اب جو دنیا میں تباہیاں آرہی ہیں وہ کس رسول کے باعث آرہی ہیں؟

(۵) اگر تیرہ سو سال تک جو عذاب آتے رہے وہ آنحضرت صلعم کی تکذیب کے نتیجہ میں تھے تو آئندہ تیرہ ہزار سال تک جو عذاب آئیں وہ کیوں نہ آپ کی تکذیب کے نتیجہ میں قرار دیئے جائیں ،

(۶) یہ کہنا کہ اب کسی اور رسول کے باعث عذاب آتے ہیں یہ معنیٰ رکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ختم ہو گیا۔

(۷) جب تک اذانوں میں اشہد ان محمد رسول اللّٰہ کا اعلان ہوتا رہے گا ، آپ کی ہی نبوت کا زمانہ ہے اور آپ کی ہی تکذیب کے باعث عذاب آتے رہیں گے ۔ مرزا صاحب بھی تو پون صدی پیشتر فوت ہو چکے ہیں ، اگر موجودہ عذاب فوت شدہ نبی کے باعث آ سکتے ہیں تو کیوں نہ کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کے باعث یہ عذاب آرہے ہیں ۔

قادیانی دلیل نمبر ۹

فلا یظھر علیٰ غیبہٖ اَحَدًا ...

قادیانی اس آیت کو پیش کرتے ہیں کہ چونکہ مرزا صاحب پر اظہار غیب ہوا یعنی آپ کو پیشگوئیاں دی گئیں لہٰذا وہ نبی ہیں اور نبوت جاری ہے ۔

جوابات ،

نمبر۱ خود مرزا صاحب نے اس آیت کا جو معنیٰ و مفہوم بیان کیا ہے ملاحظہ ہو :

فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احدًا الّا من ارتضیٰ من رسول یعنی کامل طور پر غیب کا بیان کرنا صرف رسولوں کا کام ہے ، دوسروں کو یہ مرتبہ عطا نہیں ہوتا ۔ رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں ، خواہ وہ نبی ہوں یا رسول ہوں یا محدث اور مجدد ہوں ۔ (ایام الصلح صفحہ ۱۷۱)

اسی طرح ایک اور جگہ لکھتے ہیں ،

من ارتضیٰ من رسول یعنی کامل طور پر غیب کا بیان کرنا صرف رسولوں کا کام ہے ، دوسروں کو یہ مرتبہ عطا نہیں ہوتا ۔ رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث اور مجدد ہوں (ایام الصلح صفحہ ۱۷۱ ،)

اسی طرح ایک اور جگہ لکھتے ہیں ،

فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احدًا الّا من ارتضیٰ من رسول ، رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدث داخل ہے ، ... میں خلیفۃ اللہ اور مامور من اللہ اور مجدد وقت اور مسیح موعود ہوں (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲۲)

پھر ایک اور جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں ،

" ایسے ہی آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر چکا ہے ۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۱)

مذکورہ حوالہ جات اور لم یبق من النبوۃ الا المبشرات جیسی احادیث کی روشنی میں زیر بحث آیت کا صرف یہ مفہوم ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے مطابق امت محمدیہ میں بڑے بزرگ اولیاء اللہ ، مجدد و محدث ، غوث ، قطب و ابدال پیدا ہوتے رہیں گے ۔ جو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف پائیں گے یہ لوگ اگرچہ نبی و رسول نہ ہوں گے اللہ تعالیٰ ان سے وہی کام لے گا جو انبیاء سے لیا کرتا تھا جن میں سے ایک اظہار غیب بھی ہے ۔

نمبر۲ : مرزا صاحب نے یوں تو بہت سی پیشگوئیاں کیں خدا کی طرف منسوب کیں مگر خود ان پیشگوئیوں کا مطلب نہ سمجھ سکے نہ مصداق کا تعین قادیانی حضرات مرزا صاحب کی پیش گوئیوں پر ہی سرسری نظر ڈال لیں جن کو انہوں نے اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیا ہے تو ان کے دعویٰ کی حقیقت بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے ۔

نمبر۳ : غیب سے مراد صرف پیشگوئیاں ہی نہیں ... ماضی ، حال ، اور مستقبل کی ہر جو چیز محسوسات سے غائب ہو " غیب " ہے ۔ ذرا یومنون بالغیب پر غور کیا جائے ،،

حضرت نوحؑ کے واقعات کا ذکر کرکے فرمایا ،

تلک من انبآء الغیب نوحیھا الیک ماکنت تعلمھا انت ولا قومک من قبل ھٰذا (ہود ۴۹) کہ یہ غیب کی خبریں ہیں جن سے تو اور تیری قوم دونوں بے خبر تھے ۔

کائنات کے متعلق علم کس قدر ہی کیوں نہ بڑھ جائے ، ایک حصہ غیب کا ضرور رہتا ہے ۔ اسی لئے فرمایا عالم الغیب والشھادۃ (الحشر) خدا غیب کو بھی جانتا ہے اور موجود کو بھی ، اس کے لئے کوئی چیز غائب نہیں البتہ تمہارے لئے ایک حصہ غائب کا ہے ، اور دوسرا موجود کا ۔ ہم غیب کے ایک حصہ کا علم کرتے چلے جاتے ہیں اور وہ ہمارے لئے موجود بنتا چلا جاتا ہے ۔ مگر غیب کی بعض قسمیں ایسی ہیں جن پر ہم اپنی کوشش سے غالب نہیں آسکتے ۔ مثلاً خدا کی ذات و صفات ، احکام و شرائع اور ما بعد الموت ۔ یہ صرف نبی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا جاتا ہے ، اور اسی کے توسط سے انسانوں کو ملتا ہے ۔ پیشگوئیوں والا غیب تو اولیاء اور محدثین کو بھی حاصل ہوتا ہے ۔ مگر تحقیق غیب صرف انبیاء سے مخصوص ہے اسی قسم کا ہر غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ امت کو دیا جا چکا ہے ۔۔

کی گئے مزید کسی نبوت کی گنجائش نہیں۔

قادیانی دلیل نمبر ۱۰

یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ..... (المومن ۱۵)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے۔ اپنی روح ڈالتا ہے۔ یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ آئندہ بھی نبی آتے رہیں۔

جوابات

نمبر (۱): آیت مذکورہ میں "روح" کے معنی نبوت کے نہیں ہیں بلکہ اس کے یہی معنی ہیں جیسا کہ حدیث نبوی میں آیا ہے کہ لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا یعنی مومنوں کے لئے مبشرات کے رنگ میں امت محمدیہ کے لئے باقی رکھا گیا ہے۔ چنانچہ اسی کے تحت گذشتہ چودہ سو سال میں ہزارہا اولیائے امت اور علماء حق کو انوار نبوت ملے اور آثار نبوت بھی ان کے اندر موجزن تھے مگر وہ نبی نہ تھے۔

نمبر ۲: روح کا لفظ محض کلام کے معنی میں آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام غیر نبی سے بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث صحیح: رجال یکلمون من غیران یکونوا انبیآء سے ظاہر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے کلام کرانا اجرائے نبوت کی دلیل نہیں بن سکتی۔

قادیانی دلیل نمبر ۱۱

یَتْلُوْہُ شَاھِدٌ

اس آیت کی تفسیر میں قادیانی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ایک نبی شاہد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: "اس کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے جب اتنا عرصہ گذر جائیگا کہ پہلے دلائل قصوں کے رنگ میں رہ جائیں گے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نیا گواہ آجائے گا۔" اس جگہ خصوصیت کے ساتھ مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کا ذکر ہے۔" (تفسیر کبیر ص۱۹۶)

جوابات

نمبر ۱: قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ہر ایک نبی کی شہادت نبی ہی دیتا چلا آیا ہے۔ یہ ایک گھڑا کا بنایا ہوا قاعدہ ہے جس پر کوئی نص قرآنی یا حدیثی دلالت نہیں کرتی۔ اور اگر یہ صحیح ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو پھر ان کے بعد ان کی تصدیق کے لئے کوئی اور نبی آنے کیونکہ معلوم کہ وہ درحقیقت عیسیٰ ہے یا نہیں۔ پھر اس نبی کی تصدیق کے لئے کوئی اور نبی آنا چاہئے پس اس سے تسلسل لازم آئے گا، اور وہ باطل ہے۔

نمبر ۲: پھر سوچو کیا مسلمان کا یہ اعتقاد ہو سکتا ہے کہ جب تک مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانا جائے اس وقت تک آنحضرت صلعم کی نبوت مشکوک و مشتبہ ہے اور مرزا کی گواہی کی محتاج ہے۔ اور اگر فرض کر لو کہ مرزا نہ آتے اور گواہی نہ دیتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہی مشکی اور فرضی رہتی! نعوذ باللہ من ھذہ خرافات

یہ کس قدر بے ہودہ خیال ہے اور ہزار افسوس ہے کہ ان قادیانیوں کے ایمان پر جن کے نزدیک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت نہیں ہوئی بلکہ جب مرزا غلام احمد نے نبی بن کر گواہی دی تو ثابت ہو گئی۔

نمبر ۳: دراصل اس آیت میں یہ بتانا مقصود ہے کہ مومن کے ہاتھ میں صرف ایک بَیِّنَہ یعنی کتاب یا یادداشت ہی نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے ایک کامل نمونہ بھی ہوتا ہے جو اس بینہ پر عمل کر کے اس کے رستہ کو بالکل صاف کر دیتا ہے۔ اور اس میں بھی اس کتاب پر عمل کرنے کی طاقت کر دیتا ہے۔ اسی طرح کتابوں کا نازل کرنا اور انبیاء کو ان کتابوں کی عملی تعلیم کا نمونہ بنانا یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سنت رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آگے جن انبیاء کا ذکر آتا ہے وہ سب اپنی امتوں سے یہی خطاب کرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف سے ایک بینہ پر ہیں، کیونکہ ہر نبی کی وحی اس کے لئے بینہ ہوتی ہے مگر اس میں ایک دوسری غرض یہ بھی ہے کہ یہ بینہ یعنی قرآن ایسی صاف ہے کہ اس کا شہادت حضرت موسیٰؑ کی کتاب اور پہلی کتابوں میں بھی ہے۔

نمبر ۴: قادیانی سربراہ مرزا محمود نے اس آیت کی تفسیر میں کتنی غلط بات لکھی ہے کہ وہ اَفَمَنْ سے مراد قرآن مجید لیتے ہیں۔ حالانکہ کوئی وجہ نہیں کہ مَنْ سے مراد قرآن لیا جائے جو ایک غیر ذی حیات چیز ہے مَنْ صرف ذوالعقول کے لئے آتا ہے۔ آگے آتا ہے:

اُوْلٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ کہ وہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اولٰئک کی مشار الیہ ایک جماعت چاہئے جو بینہ پر ہے مرزا تاویل کی تاویل سے معنی یوں بنے گا کہ قرآن قرآن پر ایمان لائیں گے، اس لئے وہ اپنی تفسیر میں یہ واضح ذکر کرے کہ اُولٰئک کا مشار الیہ کون ہے۔

سماری ہے

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
ھوالشافی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

اک پروانہ شمع رسالت کا

تحریر: محمد محبوب الٰہی رضوی چونیاں

اللہ کے آخری رسول مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں۔ یہ وہی مقام ہے جہاں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ایک نماز پڑھنے پر پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے، جس کا ایک حصہ جنت کے باغوں میں کا ایک ٹکڑا ہے اور ایک حصہ تو عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔ قدسی صفت صحابہ کرامؓ نہایت ادب واحترام سے بیٹھے ہیں، اچانک ایک شخص سلام عرض کرتا ہے سب کی نظریں اس کی طرف اٹھ جاتی ہیں، اس کے چہرے سے تھکاوٹ کے آثار نمایاں ہیں، ایک ہی کپڑے کے دو ٹکڑوں سے اس نے اپنے بدن کو ڈھانپ رکھا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف اس کی نظریں جاتی ہیں۔ تو باوجود شدت تھکن کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آجاتی ہے آنکھوں میں خوشی تیرا اٹھتی ہے جیسے اس نے ایک طویل سفر کے بعد اپنی منزل مراد کو پالیا ہو۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم دریافت فرماتے ہیں کون ہو اور کیا غرض وغایت ہے؟ نو وارد عرض کرتا ہے میں عبدالعزیٰ ابن عبد نہم مزنی ہوں۔ مقصد حیات آپ کی غلامی کے سوا کچھ نہیں۔ تمام حاضرین میں احساس خوشی موجزن ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے بتلاتا ہے کہ میرا باپ اس حالت میں فوت ہوا جبکہ میں کمسن تھا، میرے چچا نے میری پرورش کی اور بڑے ناز و نعم سے کی، بڑا ہوا تو مجھے مال دیا، جس سے میں نے تجارت کی، جس کے ذریعہ خوب کمایا اور قبیلے کے متمول افراد میں شمار ہونے لگا، کچھ عرصہ قبل میرے قلب نے توحید و رسالت کی روشنی پالی اور میں در پردہ مسلمان ہو گیا، اپنے اسلام کو چھپائے رکھا، اپنے چچا کے سامنے اسلام کا ذکر کرنے کا حوصلہ نہ پاتا تھا۔ میں منتظر رہا کہ اللہ تعالیٰ میرے چچا کو بھی قبول اسلام کی توفیق دے تو اپنی حالت کا اظہار کروں۔ لیکن ایک عرصہ تک اپنی اس کیفیت کو چھپائے رکھنے پر اب قابو نہ رہا، دل بے چین تھا اور حالت یہ ہوئی کہ اپنے جذبہ کو مزید دبا نہ سکا۔ بالآخر اپنے چچا سے اظہار کر ہی دیا، پھر کیا تھا، اس نے مجھے زدوکوب کیا، گالی گلوچ دی اور سب کچھ چھین لیا حتیٰ کہ بدن کے کپڑے تک اتروا لئے اور مجھے برہنہ کر کے نکال دیا۔ میں اسی حالت میں اپنی ماں کے گھر گیا اور باہر چھپ کر آواز دی۔ ماں کو واقعہ بتلایا اور کپڑا طلب کیا، اس نے ایک بوسیدہ کمبل میری طرف پھینک دیا جس کے دو ٹکڑے کر کے میں نے ایک تہبند کے طور پر اور دوسرا ٹکڑا چادر کے طور پر اوڑھ لیا اور اب اسی حالت میں آپ کے در دولت پر حاضر ہو گیا ہوں۔ مختصراً یہ میری کہانی ہے۔ اکثر صحابہؓ کفار اور مشرکین کی سختیاں جھیل چکے تھے یہ واقعہ سن کر بہت متاثر ہوئے رحمۃ اللعالمین کے ساتھیوں کی آنکھوں میں یہ کربناک منظر پھر گیا۔ ملائکہ صفت صحابہ کرام کی آنکھیں یہ داستان سن کر ڈبڈبا گئیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ نے اس کے جذبہ کی قدر افزائی فرماتے ہوئے محبت آمیز لہجہ میں کہا تم ہمارے ہو، ہمارے ہی دروازے پر رہو (دربانی کرو) ہمارے ہی مہمان ہو، اصحاب صفہ میں شامل ہو جاؤ (صفہ بے خانماں صحابیوں کا مسکن اور دارالعلم) اب تمہارا نام عبدالعزیٰ نہیں، عبداللہؓ ہے اور لقب ذوالبجادین (دو چادروں والا) حاضرین مجلس اس کی خوش نصیبی پر نہایت مسرور ہوئے اور ذوالبجادینؓ کا چہرہ بھی التفات نبوی سے تمتما اٹھا۔

اب یہ ذوالبجادین اللہ اور رسول اللہ کے عشق و محبت میں سرشار رہتے۔ قرآن مجید پڑھتے پڑھتے بعض اوقات بے خودی میں آواز اونچی ہو جاتی تو حضرت عمر فاروقؓ بار بار سمجھاتے کہ آواز دھیمی رکھو۔ کئی دفعہ تلقین کے بعد ایک دفعہ پھر انہوں نے دیکھا کہ ذوالبجادین بلند آواز میں تلاوت کر رہے ہیں حضرت عمر فاروقؓ غصہ کی حالت میں ان کی طرف بڑھ رہے ہیں نہ معلوم وہ کیا کچھ پا کیا کر گذرتے اچانک ایک آواز آتی ہے عمرؓ دیکھنا یہ سب کچھ اللہ اور رسول اللہ کی خاطر چھوڑ کر آیا ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ وہیں رک جاتے ہیں، آواز جانی پہچانی تھی آگے بڑھنے کی سکت ہی نہ رہی۔ یہ آواز اس ہستی کی تھی جس کی خاطر قادر مطلق نے شب معراج تمام کائنات کو روک دیا تھا، مڑ کر دیکھتے ہیں کہ آقائے کائنات ان کی طرف متبسم دیکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ دم بخود سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ اسی ادب واحترام کا نتیجہ یہ تھا کہ قیصر و کسریٰ فاروق اعظمؓ کے نام سے ہی کانپ جاتے تھے۔

تھوڑے عرصہ کے بعد حضور اکرمؐ غزوۂ تبوک کے لئے اعلان جہاد فرماتے ہیں۔ ذوالبجادین حاضر خدمت ہو کر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہؐ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس جہاد میں شہادت سے سرفراز فرمائے، آپ حکم دیتے ہیں جاؤ درخت کی چھال کا ایک ٹکڑا میرے پاس لے آؤ وہ چھال کا ٹکڑا لا کر آنحضور کے دست مبارک میں دے دیتے ہیں، آپؐ وہ ٹکڑا ذوالبجادین کے بازو کے گرد لپیٹ کر فرماتے ہیں، اے اللہ میں نے اس کے خون کو کفار کی تلوار پر حرام کر دیا ہے اور ذوالبجادین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے عبداللہ اب تمہیں کوئی کافر گزند نہیں پہنچا سکے گا۔ ذوالبجادین نو شکین آنکھوں کے ساتھ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ آپ نے کیا کر دیا میری تو یہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور آپ کی محبت میں اپنی جان قربان کر دوں اور درجۂ شہادت پا سکوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ صبر کرو غم نہ کھاؤ جس چیز کا تمہیں اشتیاق ہے تمہاری وہ تمنا پوری ہو جائے گی تم جہاد کے لئے نکلو گے راستہ میں بیمار پڑ جاؤ گے، اگرچہ تمہاری موت تمہارے بستر پر ہی آئے گی، لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں تم شہیدوں میں سے ہی ہو گے۔ یہ سن کر ذوالبجادین کے مضطرب دل کو چین آجاتا ہے اور خوشی کے آنسو ان کی آنکھوں میں تیر جاتے ہیں۔

فی الواقعہ اس کے بعد اسی طرح ہی ہوا، جہاد کے لئے روانگی ہوئی ذوالبجادین ساتھ گئے اگرچہ جنگ نہ ہوئی وہ بیمار

باقی صفحا پہ

رمضان المبارک کی آمد آمد

[illegible]

رمضان المبارک کی آمد نہایت ہی خوشی اور مسرت کا باعث ہے اور ہر مسلمان اس ماہ مبارک کا استقبال کرتے ہوئے اپنے دل میں ایک خوشی محسوس کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کر رہا ہے کہ اس نے پھر ایک بار یہ مبارک مہینہ نصیب فرما کر روزہ جیسی اہم عبادت ادا کرنے کا موقع دیا ہے وہ روزہ جو اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن شمار ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

بنی الاسلام علی خمس، شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا" (الترمذی)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ رمضان المبارک کا روزہ رکھنا اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا اس شخص کے لئے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو۔

ہر مسلمان رمضان کی آمد پر خوش ہے اس لئے کہ اسے ایک ایسا موقع مل رہا ہے۔ جس میں وہ اس عبادت کے ذریعے تقویٰ کی صفت حاصل کرے گا اور اپنے نفس اور خواہشات پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد اپنی اسلامی شخصیت کو ظاہر کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرہ)

اے ایمان والو فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

(ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

آج ہر مومن کو اس عظیم مہینہ کی آمد پر خوشی ہے اس لئے کہ یہ کمائی اور نفع حاصل کرنے کا مہینہ ہے اس ماہ میں ایک فرض کے ادا کرنے پر ستر فرض کے برابر ثواب ملتا ہے جتنے کسی دوسرے مہینے میں ادا کیے جائے اور اس ماہ میں نفلی عبادات کے ادا کرنے پر فرض کے برابر ثواب ملتا ہے اور روزہ دار کا روزہ افطار کرنے پر روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے چاہے پانی کا گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔

آج ہر مسلمان اس مبارک مہینے کی آمد پر مسرت محسوس کر رہا ہے کیونکہ اس کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بشارت ہے۔

من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ، ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ، ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ"

جس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جس نے رمضان کی راتوں میں عبادت کی ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اس مبارک ماہ کی آمد پر جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے تاکہ ایمان والوں کے لئے اس مبارک ماہ میں عبادت کرنا آسان ہو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ مبارک کی آمد پر خاص اہتمام فرماتے تھے اور شعبان کی آخری تاریخ میں صحابہ کرامؓ کو جمع فرما کر ان کے سامنے اس ماہ مبارک کی اہمیت فضائل اور اس کی خصوصیت بیان فرماتے تاکہ ہر مسلمان جب اس فریضہ کو ادا کرے تو اس کے سامنے اس کی عظمت اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے بیان کردہ فضائل ہوں اور وہ اس فریضہ کو ادا کر کے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائے آپؐ نے فرمایا

اے لوگوں تمہارے پاس ایک عظیم الشان مبارک مہینہ آرہا ہے۔ اس ماہ میں ایک رات ایسی ہے جس میں عبادت کرنا ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے کو فرض قرار دیا ہے اور اس کی راتوں کی عبادت کو نفل قرار دیا ہے۔ جس شخص نے اس ماہ میں کوئی بھی خیر کا کام کیا۔ اسے ایک فرض کے برابر ثواب ملے گا۔ جو کسی نے رمضان کے علاوہ ادا کیا ہو۔ اور جس نے اس ماہ میں ایک فرض ادا کیا۔ اسے ستر فرض کے برابر ثواب ملے گا۔ کسی نے رمضان کے علاوہ ادا کیا ہو۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے۔ اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ ہمدردی کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے جس نے اس ماہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا اور اس کی گردن آگ سے آزاد ہو جائے گی اور اسے اس روزہ دار کے ثواب کے برابر اجر ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے ثواب میں کوئی کمی ہو

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم سے ہر شخص کے بس کی بات نہیں کہ وہ روزہ دار کا روزہ افطار کرائے! اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ثواب اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو عطا فرمائے گا۔ جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کرایا چاہے ایک کھجور سے یا سادے پانی سے یا دودھ کے گھونٹ سے۔ پھر فرمایا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کے ابتدائی حصہ میں رحمت کا نزول ہوتا ہے! دوسرے حصے میں گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور آخری حصہ میں گردنوں کو آگ سے آزاد کرایا جاتا ہے جس شخص نے اس مہینہ میں اپنے غلام اور خادم کے کام میں تخفیف کر دی اللہ اسے معاف کرے گا اور اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیگا

اس مہینہ میں چار خصلتوں کو کثرت سے بجا لاؤ ان میں دو خصلتیں تو وہ ہیں جن کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی

کرو گے اور دو خصلتیں وہ ہیں جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں۔ وہ دو خصلتیں جن کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو گے، ایک کثرت سے لا الٰہ الا اللہ پڑھو اور دوسری کثرت سے استغفار کرو اور وہ دو خصلتیں جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں ایک اس سے جنت کا سوال کرو اور دوسری اللہ تعالیٰ سے آگ کی پناہ مانگو اور جو شخص روزہ دار کو پانی پلائے گا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے ایسا پانی پلائے گا جس کے پینے کے بعد جنت میں داخل ہونے تک اسے کوئی پیاس نہیں لگے گی۔ (الترغیب ۲/۲۲۸)

ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس مبارک ماہ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرے اور دل سے اس کا استقبال کرے دن میں روزہ رکھے اور اس کے تمام آداب بجا لائے اس کی راتوں کو تراویح اور عبادت میں گزارے قرآن کریم کی تلاوت کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق فقراء و مساکین کی خدمت کرے نیز روزے کی حالت میں اپنی زبان، آنکھ، کان، ہاتھ اور سارے اعضائے جسم کی گناہوں سے حفاظت کرے تاکہ یہ فرض اس کے ہاں قبول ہو اور اس کے اچھے اثرات ہماری زندگی میں ظاہر ہوں۔

اللہ تعالیٰ امت اسلامیہ کو اس فریضہ کو بجا لانے کی توفیق عطا فرما کر اسے قبول فرمائے۔ آمین

قادیان میں دار الارتداد

مرسلہ: مولانا محمد اکرم طوفانی

امیر شریعتؒ کی للکار

۱۹۳۴ء میں انگریز کا خود کاشتہ پودا اس حد تک بڑھ چکا تھا، قادیانیت کے مقابلے میں حکام وقت بالکل مفلوج ہو چکے تھے، اور مفلوج کیوں نہ ہوتے، مرزا قادیانی کے خلاف آواز اٹھانا بھڑ کے چھتے کو چھیڑنے کے مترادف تھا، قادیانیوں کے مظالم کی رپورٹیں حکام وقت کو پیش کی گئیں لیکن حکام وقت کسی بھی شکایت کو رفع کرنے سے قاصر تھے، یہاں تک کہ کوئی قادیانی مسلمان ہونے کے بعد مرزا قادیانی کے کرتوتوں سے پردہ ہٹاتا تو اسے قتل کر دیا جاتا تھا ایسے حالات میں ضروری ہو گیا تھا کہ دار الکفر قادیان میں ایک ایسی تبلیغی کانفرنس کا انعقاد کیا جائے جو مسلمانوں میں ملی غیرت کو بیدار کر دے، چنانچہ قادیان میں کانفرنس کرنے کے لئے ایک سکھ سے جگہ لی گئی اور وہاں تقریر کا پروگرام رکھا گیا۔ لیکن انگریز کے پروردہ قادیانیوں نے وہاں چار دیواری کھڑی کر دی اور قبضہ کر لیا۔ لیکن آواز حق کو دبانا آسان کام نہیں، اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دباؤ گے کے مصداق قادیان سے ایک میل کے فاصلے پر کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا اور وہاں کانفرنس ہوئی۔ اس تاریخی کانفرنس میں شاہ جیؒ نے فرمایا: اب فرعونی تخت الٹا جا رہا ہے، انشاء اللہ یہ تخت اب نہیں رہے گا۔ شاہ جیؒ نے فرمایا: وہ یعنی مرزا بشیر محمود نبی کا بیٹا بنتا ہے، میں نبی کا نواسہ ہوں، وہ آئے تم سب چپ بیٹھ جاؤ، وہ مجھ سے اردو، پنجابی، فارسی میں معاملہ پر بحث کرے۔ یہ جھگڑا آج ہی ختم ہو جائے گا۔ وہ پردے سے باہر آئے، نقاب اٹھائے، کشتی لڑے پھر مولا علی کے جوہر دیکھے، وہ ہر رنگ میں آئے، وہ موٹر میں بیٹھ کر آئے، میں ننگے پاؤں آؤں، وہ ریشم پہن کر آئے، میں کھدر پہن کر آؤں گا، وہ مزعفر کباب، یاقوتیاں اور پلومر کی ٹانک (یہ شراب مرزا کا ما بچا کرتا تھا) اپنے ابا کی سنت کے مطابق کھا کر آئے۔ میں اپنے نانا کی سنت کے مطابق جو کی روٹی کھا کر آؤں۔

یہ ہمارا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں۔ یہ برطانیہ کے دم چھلے ہیں، وہ خوشامد اور برطانیہ کے بوٹ کی ٹو صاف کرتا ہے میں تکبر سے نہیں کہتا بلکہ خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ مجھ کو اکیلا چھوڑ دو پھر میرے اور بشیر کے ہاتھ دیکھو۔ کیا کروں لفظ تبلیغ نے ہم کو مشکل میں پھنسا دیا ہے، یہ اجتماع سیاسی نہیں ہے۔ آؤ مرزائیو! اگر بائیں ڈھیلی ہوتیں۔ میں یہ کہتا ہوں، اب بھی ہوش میں آؤ، تمہاری طاقت اتنی بھی نہیں جتنی پیشاب کی جھاگ ہوتی ہے۔

جو پانچویں جماعت میں فیل ہوتے ہیں وہ نبی بن جاتے ہیں، ہندوستان میں ایک مثال موجود ہے جو امتحان میں فیل ہوا وہ نبی بن گیا۔ او مسیحؑ کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سابقہ ہوا ہے یہ مجلس احرار ہے، میں نے تم کو ٹکڑے کر دیا ہے۔

مرزائیو! اپنی نبوت کا نقشہ دیکھو! اگر تم نے دعویٰ کیا ہے تو شان تو رکھتے، دعویٰ کرنا ہی تھا تو انگریز کے کتے نہ بنتے۔ (ماخوذ از تاریخ احرار اسلام ۱۹۲۰ء)

وارہ لاڑکانہ میں قادیانیوں کا بائیکاٹ

نمائندہ ختم نبوت، وارہ لاڑکانہ۔ یہاں کے غیور مسلمانوں نے قادیانیوں کا بالکل بائیکاٹ شروع کر رکھا ہے قبرستان کا بائیکاٹ کرانے کی تحریک بھی شروع کر دی گئی ہے جمیل احمد ہوٹل فروش نے قبرستان ہوٹل یہی دوکان پر فروخت نہ کرنے کا اعلان کیا ہے جمیل احمد کے ہوٹل سے تو پہلے ہی قادیانیوں کو چائے نہ دینے کا بائیکاٹ ہو چکا تھا۔ دوسرے غلام رسول بگھیو نے بھی یہ اعلان کیا ہے کہ میں اپنے ہوٹل سے کسی بھی قادیانی کو چائے وغیرہ نہیں دوں گا یاد رہے کہ وارہ میں قادیانیوں سے بائیکاٹ کرنے کا پہلا واقعہ ہے انشاء اللہ وارہ میں ایک بھی قادیانی چین سے نہ بیٹھے گا اور ان کا بالکل بائیکاٹ کیا جائے گا۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلباء وطالبات کا صفحہ

علم

ثوبیہ انجم مانسہرہ ہزارہ

اے علم تیری ذات سے دنیا کا بھلا ہے
دنیا ہی نہیں دین کی بھی مجھ پہ بنا ہے

علم وہ قیمتی چیز ہے جس کی دنیا میں کوئی چیز بھی برابری نہیں کرسکتی علم کے بغیر نہ تو انسان اپنے دین کو سمجھ سکتا ہے اور نہ دنیا میں کامیاب ہوسکتا ہے علم ایک ایسی لازوال دولت ہے جس کو کسی قسم کا خطرہ نہیں۔ کسی امیر کا سرمایہ چور اور ڈاکو لوٹ سکتے ہیں آگ سے جل جانے کا خطرہ ہوتا ہے سیلاب بہا کر لے جاسکتا ہے۔ لیکن علم وہ بیش بہا دولت ہے جو ان خطرات سے بالکل محفوظ ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

دلوں میں بھرو علم کا مال و زر
نہ آتش کا خطرہ نہ چوروں کا ڈر

دنیا میں جتنے نامور لوگ گزرے ہیں انہوں نے علم کی دولت ہی سے ترقی کی ہے علم ہی سے اُن کی شہرت کو چار چاند لگ گئے ہیں عالم آدمی جہاں جاتا ہے عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے نامور بادشاہ آئے اور مرنے کے بعد دُنیا نے انہیں بھُلا دیا۔ لیکن ارسطو، سقراط، امام رازیؒ، مولانا روم، شیخ سعدی، مولانا اشرف علی تھانوی اور علامہ اقبال جیسی ہستیوں کے نام محض علم کی بدولت ہی زندہ جاوید ہیں ہزاروں لاکھوں اشخاص ان کی لکھی ہوئی کتابوں سے آج بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں یہ سب علم کی برکت ہے انسان نے آگ ہوا اور پانی پر علم کی طاقت سے قبضہ کیا اور ان سے بے شمار فوائد حاصل کئے ریل، موٹر، ہوائی جہاز، بجلی ریڈیو یہ سب ایجادات علم ہی کے ذریعے منظر عام پر آئیں انسان نے علم کے ذریعے فضاؤں کو مسخر کیا اور چاند تک جا پہنچا علم بہترین دولت ہے۔ تجارت ہو یا زراعت۔ صنعت و حرفت ہو یا ملازمت ہر کام میں علم کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جس طرح چراغ کے بغیر رات کو گھر میں اندھیرا ہوتا ہے اسی طرح انسان بھی بغیر علم کے اندھا ہوتا ہے۔ جاہل انسان حفاظت کرنے سے قاصر اور دنیا کے لین دین میں ناکام رہتا ہے غریب ہو یا امیر حاکم ہو یا محکوم۔ وزیر ہو یا فقیر ہر ایک کے لئے تعلیم یافتہ ہونا ازحد ضروری ہے۔

بقول شاعر ؎

جہاں تک دیکھیے تعلیم کی فرماں روائی ہے
جو سچ پوچھو تو نیچے علم ہے اُوپر خدائی ہے

دنیا میں وہی قوم اور وہی ملک ترقی کرسکتا ہے جس کے لوگ تعلیم یافتہ ہوں بس ہمیں بھی چاہیے کہ دل لگا کر علم حاصل کریں تاکہ پڑھ لکھ کر دین کے کاموں اور اپنے وطن کا نام دنیا میں روشن و سربلند کرسکیں۔

بدبودار فتنہ

نعیم شفیع درجہ دہم پی این اسکول کراچی

پچھلے دنوں میں سڑک کے کنارے چلا جارہا تھا میرے قریب گاڑیاں رواں دواں تھیں جس میں بڑے بڑے ٹرک واٹر ٹینکر کاریں، موٹر سائیکلیں سب ہی تھے۔ مگر اتنے میں ایک کچرے کا ٹرک گزرا جس نے پوری فضا کو بدبو سے بھر دیا میں نے جیب سے رومال نکالا اور منہ پر رکھ لیا، یہ ٹرک تو چلا گیا مگر میں سوچ میں ڈوب گیا کہ میرے سامنے کتنے ٹرک گاڑیاں گزر گئیں مگر مجھے کسی سے کوئی تکلیف نہ پہنچی ایک کچرے اور گندگی کے ٹرک کا گزرنا تھا کہ مجھے تو کیا سب ہی کو سخت کوفت ہوئی۔ میرا ذہن فوراً اس سے معاشرے کی طرف چلا گیا کہ معاشرے میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

بدبو کی بھی دو قسمیں ہیں ایک جسمانی اور ایک روحانی جسمانی بدبو سے جسمانی اذیت پہنچتی ہے اور روحانی بدبو سے روحانی اذیت۔ اور روحانی اذیت جسمانی اذیت سے کہیں بڑھ کر ہے۔

مسلمانوں کو دونوں قسم کی اذیتیں پہنچائی گئیں برصغیر کے مسلمان ایک سو سال سے ایک روحانی کرب میں مبتلا ہیں اس کی وجہ وہ بدبو ہے جو قادیان کے ایک دہقان زادہ مرزا قادیانی کی وجہ سے پھیلی۔

اس بدبو کو پھیلے ہوئے تقریباً ایک سو سال ہونے والا ہے علماء کرام اور مسلمانوں نے فرنگی دور اقتدار سے لے کر اب تک اس بدبو کے خاتمے کے لئے بھرپور خدمات انجام دیں۔

اور اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سلسلے میں پیش پیش ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بدبودار فتنہ کی مکروہ سرگرمیوں، مذموم کوششوں اور اس کے شر اور فتن سے امت مسلمہ کو محفوظ فرمائے (آمین)

ختم نبوۃ انٹرنیشنل اکوڑہ خٹک میں

فضل غفار فاروقی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام تنور والا رنگ زیب دکان اڈہ بازار سے حاصل کریں۔

اخبار ختم نبوت

مرزا طاہر کا پاکستان آنیکا پروگرام، چوری پکڑی گئی، پروگرام ملتوی کرنا پڑا

اس کی آمد کا مقصد کسی سفارت خانے کی تقریب میں شرکت کرنا تھا

گزشتہ ماہ (فروری) میں قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے چوروں کی طرح پاکستان آنے کا پروگرام بنایا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کراچی دفتر کو یہ اطلاع ملی کہ کے پی ٹی کے چیئرمین کے ساتھ پی آئی اے کی ایک پرواز میں ۲۹ فروری کی سیٹ ریزرو ہے جو کراچی سے اسلام آباد کیلئے ہے اور یہ ٹکٹ واپسی کی تھی۔ اس کی اطلاع فوری طور پر مرکزی دفتر کو پہنچادی گئی اور وہاں سے یہ خبر پورے ملک میں پھیل گئی۔ ظاہر ہے کہ مرزا طاہر مولانا محمد اسلم قریشی کا مجرم ہے اس کا یہاں آنا سخت اشتعال انگیزی کا موجب تھا اور اسے گرفتار کرنا تھا لیکن جب اس خبر کے بارے میں پی آئی اے سے رابطہ قائم کیا گیا تو وہاں سے یہ جواب ملا کہ یہ قادیانی پیشوا مرزا طاہر نہیں بلکہ کے پی ٹی کا ایک اور افسر ہے اور اس کا نام بھی مرزا طاہر ہے۔ مولوی فقیر محمد صاحب جو فیصل آباد میں عالمی مجلس کے ممتاز راہنما ہیں، انہیں یہ فرض سونپا گیا کہ وہ اس خبر کی تحقیق کریں۔ انہوں نے اعلیٰ حکام سے رابطہ قائم کرکے اس کی تصدیق کرنا چاہی تو انہیں ٹالنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن مرزا طاہر کی آمد حکومت کے لئے بھی ایک مسئلہ بن چکی تھی، حکومت نے اس سلسلہ میں کراچی سے لندن تک تحقیقات کا دائرہ وسیع کردیا اور پتہ چلا کہ ۲۹ فروری کو لندن سے کراچی کے لئے مرزا طاہر کی سیٹ ریزرو ہے۔ اس نے کراچی ایک دن قیام کرکے ۲۹ فروری کو کے پی ٹی کے چیئرمین کے ساتھ اسلام آباد جانا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ اگر یہ پروگرام طشت ازبام ہوگیا تو ہم یہ کہیں گے کہ یہ مرزا طاہر نہیں بلکہ کے پی ٹی کا ایک افسر ہے اور اس طرح بھرم رہ جائے گا۔ لیکن مصدقہ طور پر سرکاری ذرائع کے مطابق یہ قادیانی پیشوا مرزا طاہر ہی تھا۔ پروگرام کے مطابق اس نے اسلام آباد کے کسی سفارتخانے کی تقریب میں شرکت کرنا تھی اور وہاں کے سفیر اور عملہ کے ساتھ تصویریں کھچوا کر ان تصویروں کو پوری دنیا میں پھیلا کر پاکستان اور حکومت کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا تھا۔ جب اس کی اس طرح چوروں کی طرح پاکستان میں آنے کی خبر پھیل گئی تو اس نے یہ پروگرام ملتوی کردیا۔

مکتوب راولپنڈی

مری روڈ مرزائی اڈے سے کلمہ محفوظ کرلیا گیا

عالمی مجلس اور ختم نبوت یوتھ فورس کی کامیابی

رپورٹ: حافظ عبدالحمید شاہد..... اسلام آباد

پاکستان ختم نبوت یوتھ فورس راولپنڈی نے اعلان کیا کہ اگر ۱۰ فروری سے قبل مری روڈ پر قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ کو محفوظ نہ کیا گیا تو اس صورت میں ختم نبوت یوتھ فورس ۱۹ فروری کو مری روڈ پر پرامن مظاہرہ کرے گی مگر شاید کہ انتظامیہ کو لفظ پرامن ختم نبوت یوتھ فورس کی کمزوری نظر آیا اور انتظامیہ نے یوتھ فورس کا مطالبہ پورا نہ کیا اور ۱۹ فروری کو مقامی یوتھ فورس نے مظاہرہ کیا اور انتظامیہ کو دوسری مرتبہ وارننگ دی کہ ۳۰ فروری کی شام تک ہمارا مطالبہ پورا کیا جائے ورنہ یوتھ فورس اپنے عظیم قائد صاحبزادہ سلمان منیر کی قیادت میں ازخود قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ اور دیگر اسلامی الفاظ کو محفوظ کرے گی، اس پر راولپنڈی کے محترم ڈپٹی کمشنر نے یوتھ فورس کے قائدین کو یقین دلایا کہ انتظامیہ بہت جلد آپ کے مطالبہ کو پورا کردے گی۔ مگر ٹھیک ایک ماہ کا عرصہ گذر گیا لیکن انتظامیہ نے ٹال مٹول میں گذار دیا جس پر ختم نبوت یوتھ فورس کی مرکزی مجلس عاملہ نے ۱۸ مارچ کو قادیانی عبادت گاہ کا گھیراؤ کرنے کا اعلان کیا، اس سلسلہ میں صاحبزادہ سلمان منیر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرؤف نے مردان، مصری پور، اٹک اور دیگر شہروں کا دورہ کیا لاہور ۱۸ مارچ کے پروگرام کو کامیاب کرانے کے لئے نوجوانوں کو تربیت دی اور گھیراؤ کی مکمل تیاری کرلی جس پر مقامی انتظامیہ نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۱۵ اور ۱۶ مارچ کی درمیانی شب تقریباً رات ۲ بجے مری روڈ کی ناکہ بندی کی اور قادیانی عبادت گاہ سے ازخود کلمہ طیبہ، لفظ مسجد اور بیت الحمد کے الفاظ کو محفوظ کرلیا جس سے ختم نبوت یوتھ فورس کی یہ کامیابی حقیقت میں تمام مسلمانوں کی کامیابی اور قادیانیوں کی ناکامی ہے۔ ختم نبوت یوتھ فورس اسلام آباد کے سرگرم کارکن حافظ محمود الحسن نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ اسلام آباد میں قادیانی عبادت گاہ سے بھی ہم ازخود کلمہ طیبہ کو محفوظ کرلیں گے۔ اس سلسلے میں ختم نبوت یوتھ فورس اسلام آباد کے مرکزی صدر صاحبزادہ سلمان منیر کے اشارے کی منتظر ہے۔

بہتر تو یہ ہے کہ اسلام آباد کی انتظامیہ بھی راولپنڈی کی انتظامیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ازخود کلمہ طیبہ کو محفوظ کرے تاکہ وفاقی دارالحکومت کے حالات پرسکون رہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسلام آباد کے مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالرؤف نے ختم نبوت یوتھ فورس کے ساتھ کافی تعاون کررہے ہیں، جس پر ہم مولانا کا شکریہ

باقی ص ۱۴ پر

ہڈرسفیلڈ میں ایک قادیانی مرکز جلا دیا گیا

کراچی کے نوجوان سید منیب شاہ نے کہا میں نے یہ کام غیرت ایمانی کے تحت کیا ہے وکلاء کے کہنے سے بیان بدلنے سے انکار

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) برطانیہ کے شہر ہڈرسفیلڈ میں ایک مسلمان نوجوان سید منیب احمد شاہ نے جو کراچی کا رہنے والا ہے اس نے قادیانیوں کے مشہور مرکز احمدیہ اسلامک مشن ہیڈ رسفیلڈ کو نذر آتش کر دیا اس مشن میں قادیانی عبادت گاہ میں واقع تھا، اس واقعے کے بعد پولیس نے نوجوان سید منیب احمد شاہ کو گرفتار کر لیا جب سید منیب احمد شاہ کی گرفتاری کی اطلاع مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک مجاہد محمد اشفاق رفیق اور ممتاز عالم دین مولانا فاروق احمد جالندھری کو ملی تو وہ سید منیب احمد شاہ سے ملنے کے لئے لیڈز ارملے کی جیل میں گئے غازی سید منیب احمد شاہ نے بتایا کہ وہ قادیانیوں کو دشمن رسول سمجھتا ہے اس نے ایمانی غیرت کے تحت ایسا کیا ہے ہڈرسفیلڈ میں قادیانیوں کا بڑا مرکز ہے جہاں اسلام کے خلاف سازشیں ہوتی ہیں اس کی غیرت ایمانی نے برداشت نہ کی اور قادیانی مرکز کو نذر آتش کر دیا جس طرح نبی کریم نے مسجد ضرار کے خلاف اقدام کیا۔ اس کارروائی کے کافی دیر بعد مجھے پولیس نے گرفتار کر لیا میں نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ لندن سے محمد اشفاق رفیق نے بذریعہ ٹیلی فون بتایا ہم نے اور وکلا نے سید منیب احمد شاہ سے کہا کہ وہ بیان تبدیل کرے لیکن اس نے انکار کر دیا کہ رسول اللہ کی شفاعت کے مقابلے میں یہ سودا مہنگا نہیں ہے میں کبھی بھی انکار نہیں کروں گا۔ سید اشفاق رفیق صاحب نے بتایا کہ تمام اہل اسلام اس مجاہد کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کو استقامت بخشے، مجاہد ختم نبوت محمد اشفاق رفیق، مولانا فاروق جالندھری اور دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں جو مجاہد سید منیب احمد شاہ کی مدد کر رہے ہیں واضح رہے کہ ہڈرسفیلڈ کے مسلمانوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخ قائم کر دی ہے۔

چونڈہ میں ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام

چونڈہ سیالکوٹ کے نوجوانوں کا ایک اجلاس جامعہ مسجد شیخاں میں زیر صدارت خطیب جامع مولانا محمد شفیع صاحب ہوا جس میں ختم نبوت یوتھ فورس تنظیم کا قیام عمل میں آیا صدر رشید احمد ادریس بٹ نائب صدر محمد اکمل، جنرل سیکرٹری ملک محمد یوسف جوائنٹ سیکرٹری محمد رفاص خازن ناصر جمال بھٹی مقرر ہوئے۔ اجلاس میں مشہور ختم نبوت کارکن محمد یوسف بٹ عبدالرحمان انصاری بابو خادم حسین نے بھی شرکت اجلاس سے قاری محمد انور اختر خطیب جامع شاہ فیصل شہید چونڈہ نے خطاب کرتے ہوئے نوجوانوں کو تلقین کی کہ وہ ختم نبوت کے پرچم کو گھر گھر پہنچائیں اور زیادہ سے زیادہ پھیلائیں تاکہ مسلمان قادیانیوں کی فریب کاری سے ہوشیار رہیں

ایک شام مجاہدین کے نام کانفرنس

کراچی: پچھلے دنوں تاج محل ہوٹل کراچی میں حرکتہ الجہاد الاسلامی (عالمی) کے زیر اہتمام کانفرنس بعنوان ایک شام مجاہدین کے نام منعقد ہوئی، جس میں کثیر تعداد میں علماء کرام طلبہ اور عام شہریوں نے شرکت کی، حرکتہ الجہاد والاسلامی عالمی کے مرکزی امیر مولانا سیف اللہ اختر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں ہمارے مجاہدین جن کی اکثریت علماء اور طلبہ پر مشتمل ہے آج روس کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے آج روس اعتراف کرتا ہے کہ افغانستان کی جنگ اس کے لئے ایک رستا ہوا ناسور ہے بلکہ اس سے بڑھ کر پوری دنیا کا کفر زیر اندام ہے ... میدان کارزار افغانستان میں ... حصول کے لئے جنگ لڑ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ 15 لاکھ شہدا افغانستان کا خون ضرور رنگ لائے گا وہ وقت دور نہیں جب افغانستان میں ایک خالص اسلامی حکومت کا قیام ہوگا اور کفر ذلیل و خوار ہو کر اس علاقے کو خالی کر دے گا جبکہ اس کانفرنس سے الشیخ عبداللہ عزام امیر العون الاسلامی، الشیخ تمیم عدنانی امیر العون الاسلامی پاکستان برانچ الاستاد محمد یاسر نمائندہ اتحاد اسلامی افغانستان سفیر افغانستان حضرت مولانا ارسلان خان رحمانی کمانڈر اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان اور حضرت مولانا زبیر احمد خالد مرکزی کمانڈر انچیف حرکتہ الجہاد الاسلامی نے بھی خطاب کیا، کانفرنس میں مولانا محمد رفیع عثمانی، مولانا محمد اسعد تھانوی، مولانا عبدالرزاق لیعقوب بادا اور مولانا منظور الحسینی بھی تھے

سوہدرہ میں شیزان کے بینر جلا دیئے گئے

سوہدرہ (پاکستان سے نمائندہ) ظفر علی خان یونس میلاد شریف ... جو ہر سال کروایا جاتا ہے اس سال بھی دو ماہ پہلے سے تیاریاں شروع ہو گئیں پاکستان کی ہر قسم کی کمپنیوں نے اس جلسے کی اشاعت کی ... استعمال کیا۔ شیزان ... کی طرف سے بھی ... بینر شہروں میں لگائے گئے ... جب یہ بینر ... لگائے گئے تو ... اسی وقت دفتر جمعیت طلبہ اسلام ... یہ نسخے ... جمعیت کے کارکنوں نے بینروں سے شیزان کے نام کاٹ کر ... بازار سوہدرہ کے ... شیزان ... کارکنوں کو مبارک باد ...

اخبار ختم نبوت

علی پور میں مسلمان کے قادیانی قاتل کو عدالت سے سزائے موت

قادیانی قاتل کو جلد تختہ دار پہ لٹکایا جائے : مولانا منظور احمد الحسینی

علی پور پچھلے دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ڈویژن کے ناظم نشریات مولانا منظور احمد الحسینی نے علی پور ضلع مظفر گڑھ کا ایک روزہ دورہ کیا اس دوران انہوں نے مولانا غلام محمد مولانا مشتاق احمد مولانا عبدالرحیم مولانا رفیق احمد اور دیگر علماء کرام سے ملاقاتیں کیں اس دوران انہیں بتایا گیا پچھلے سال جس قادیانی شخص نے ایک مسلمان کو شہید کر دیا تھا عدالت سے اس کو سزائے موت مل چکی ہے اب قادیانیوں کی اپیل پر مقدمہ ہائی کورٹ میں شروع ہو چکا ہے علماء کرام نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی مرتد کی موت کی سزا باقی رکھی جائے اور اس کو جلد تختہ دار پر لٹکایا جائے اسی دوران مولانا موصوف مولانا قاری رحیم بخش ندوی صاحب کے قائم کردہ مدرسہ موضع باقر شاہ بھی تشریف لے گئے وہاں مولانا قاری بشیر احمد اور مولانا محمد عمر سے ملاقات کی یہ علاقے کی ایک مثالی درسگاہ ہے۔

جھکڑ میں مولانا اللہ وسایا کی تقریر

جھکڑ (رپورٹ محمد شرف فریدی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یہاں عظیم الشان جلسہ ہوا جس سے مبلغ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا انہوں نے قادیانیوں کے "تصدق" باتیں کاٹ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی زندیق ہیں ان کا دین اور میل جول رکھنا اسلام میں جائز نہیں۔ جو دین اور عیسائیوں سے بھی بدتر ہیں کیونکہ ان کے دین میں گنجائش ہو سکتی ہے کیونکہ وہ خود تو جھوٹے ہیں لیکن ان کے نبی حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام سچے تھے لیکن قادیانی خود بھی جھوٹے اور ان کا "نبی" بھی جھوٹا ہے انہوں نے [illegible] [illegible] قادیانیوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جھکڑ کے عوام نے [illegible] [illegible] [illegible]

مولانا اسلم قریشی کے کیس میں عدم دلچسپی

حکومت کی قادیانیت نوازی کا منہ بولتا ثبوت ہے

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں پورے زور و شور سے یوم احتجاج منایا گیا۔ مجلس کی جانب سے مختلف مقامات پر پُر جوش احتجاجی تقاریر کی گئیں۔ تحصیل ٹانک میں مولانا غلام محمد امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹانک مولانا فتح خاں اور قاضی عطاء اللہ ٹانک نے بھرپور انداز میں مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لئے حکومت سے مطالبہ کیا۔ اسی طرح درابن، وانا، وزیرستان ایجنسی، کلاچی اور شہر ڈیرہ اسماعیل خان میں مختلف اجتماعات جمعۃ المبارک کو حکومت پاکستان کے اس ناروا رویہ کی پر زور مذمت کی گئی کہ آج پانچ سال گزرنے کے باوجود مسلمانان پاکستان کے مطالبہ مبلغ ختم نبوۃ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کا معمہ تک حل نہیں کیا گیا۔ جو قادیانیت کی جارحیت کا شکار ہوئے ہیں آخر کیا وجہ ہے کہ اب تک ان کے قاتل گرفتار نہیں ہوئے۔ کیا یہ حکومت کی نا اہلی اور قادیانیت نوازی کا منہ بولتا ثبوت نہیں ہے۔ خطباء حضرات نے حکومت سے احتجاج کیا کہ اپنے وعدوں کے مطابق مولانا اسلم قریشی کیس حل کیا جائے۔ اور قاتلوں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔ اس کے علاوہ جامع مسجد صابع محمد میں امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ، محمد ریاض الحسن گنگوہی نے خطاب کرتے ہوئے حکومت کے وعدوں کو جھوٹ پر مبنی قرار دیا اور کہا کہ ختم نبوت کے اکابرین سے کئے گئے وعدوں کو فوری طور پر عملی جامہ پہنایا جائے۔

اٹک میں مجلس کے راہنماؤں کی پریس کانفرنس

اٹک (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ جمعۃ المبارک کو بعد نماز عصر مدینہ مسجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ختم نبوت یوتھ فورس اٹک کے زیر اہتمام ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس سے حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، حافظ محمد صدیق صاحب، سید منظور شاہ صاحب، مولانا محمد اکبر ساقی صاحب اور قاری محمد اکرم شاہ صاحب نے بیان کیا۔ بعد میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں اجلاس صدر مملکت اور وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے وعدے کو پورا کرتے ہوئے مولانا اسلم قریشی کیس کا مسئلہ حل کریں اور قادیانی قاتلوں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزائیں دیں۔ ساہیوال اور سکھر کیس کے قاتلوں کو سنائی گئی سزائے موت پر فوری طور پر عمل درآمد کرایا جائے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ نیز راولپنڈی کی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی لائبریری جو مری روڈ پر واقع ہے فوری طور پر کلمہ طیبہ ہٹایا جائے۔ بصورت دیگر حالات کی تمام تر ذمہ داری راولپنڈی کی انتظامیہ اور شرپسند قادیانیوں پر ہو گی۔ تعلیمی اداروں اور خاص کر نئی روشنی سکولوں میں قادیانیوں کے عربی اور اسلامیات پڑھانے پر پابندی عائد کی جائے۔

حکومت نے فیصل آباد میں قادیانیوں کو کھلی آزادی کیوں دے رکھی ہے؟

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صوبائی وزیر اوقاف پنجاب ... خدا بخش ٹوانہ اور وفاقی وزارت مذہبی امور سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد ضلع کے ۲۰ دیہاتوں میں قادیانی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ [illegible] [illegible] کر اپنی عبادت گاہ [illegible] اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے پر امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت [illegible]

درج کرائے جائیں اور کلمہ طیبہ و آیات قرآنی کے الفاظ محفوظ کرائے جائیں انہوں نے کہا کہ فیصل آباد اور جڑانوالہ کی عدالتوں میں قادیانی غیر مسلموں کے خلاف کلمہ طیبہ کی توہین پر ایک درجن مقدمات زیر سماعت ہیں جن کا جلد فیصلہ نہیں کیا جا رہا ان میں ایک کیس تھانہ سول لائن مقدمہ نمبر ۳۵۵ مورخہ ۵-۸-۸۵ کا درج شدہ ہے جس میں ۲۲ قادیانی ملزمان ہیں جن کو تین سال گزر چکے ہیں قصور وار قادیانیوں کو جلد سزائیں نہ سنانے کی وجہ سے ان کی سرکشی بڑھ گئی ہے انہوں نے کہا کہ چک نمبر ۱۲۱ گ ب گوکھووال میں قادیانی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لکھنے پر پانچ قادیانی غیر مسلموں کے خلاف مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے مگر عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ کے الفاظ صاف نہیں کیے گئے اسی چک میں ایک قادیانی نے سکول کے پلاٹ پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے حکم امتناعی جاری ہونے کے باوجود سیل نہیں کیا جا سکا ہے۔ اسی طرح تھانہ ٹھیکری والا کے چک نمبر ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸ ر ب تھانہ ڈجکوٹ، تھانہ کھرڑیانوالہ تحصیل جڑانوالہ کے دیہات چک نمبر ۱۹۹ ایجنسی پورہ چک ۹۰ برجی چک ۹۱ بیریاں، اکھیاں والا، لوکے صریح والا ۳۳ تھانہ جڑانوالہ چک ۶۷، ۹۵ گ ب تھانہ ڈانگریا والا لنگرانہ میں قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

حیدرآباد میں زبردست یوم احتجاج منایا گیا

حیدرآباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اعلان پر ملک بھر میں مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لئے یوم احتجاج منایا گیا اس سلسلہ میں حیدرآباد ڈویژن میں بھی یوم احتجاج کے موقع پر علمائے کرام و خطباء حضرات نے جمعوں کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اسلم قریشی کے پانچ سال کے طویل عرصہ سے اغوا اور ان کی بازیابی نہ ہونے پر سخت اظہار افسوس کیا اور حکومت کو نا اہل قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت نے مولانا موصوف کی بازیابی کے سلسلہ میں انتہائی نا اہلی سے کام لیا ہے اور مولانا اسلم قریشی کو بازیاب کرنے میں ناکام ہو چکی ہے انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے مولانا اسلم قریشی کو بازیاب نہ کرایا تو ملک گیر تحریک چلائی جائے گی اور یہ تحریک فیصلہ کن ہوگی انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مولانا اسلم قریشی کو اغوا کرنے والے مجرموں کو گرفتار کر کے سر عام عبرتناک سزا دی جائے ایک قرارداد کے ذریعے انہوں نے کہا کہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے جاری کردہ آرڈیننس پر سختی سے عمل کرایا جائے اور قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کے استعمال اور اپنی عبادت گاہوں کے نام مساجد رکھنے اور دیگر اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرنے سے روکا جائے اور آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے والے کو سخت سزا دی جائے اس موقع پر مرکزی اجتماعات سے مولانا مفتی ولی حسن، مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا فداء الرحمٰن درخواستی، مولانا اسفندیار خان، مولانا اکرام الحق خیری، مولانا محمد عبدالرؤف، مولانا قاضی عبداللہ جان، مولانا عبدالحق، مولانا ابو طارق قریشی، مولانا سیف الرحمٰن، مولانا محمد اقبال، مولانا شبیر احمد، مولانا محمد جمیل، مولانا رب نواز، مولانا خدا بخش، مولانا محمد زمان، مولانا قاری منظور، مولانا کلیم اللہ، مولانا عبداللہ، مولانا غلام حسین و دیگر علمائے کرام نے خطاب کیا۔

ڈیرہ مراد جمالی میں ختم نبوت کانفرنس

سالانہ ایک روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

ڈیرہ مراد جمالی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مدرسہ تاج العلوم گنج محلہ میں منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا عبدالستار صاحب ڈانگوے نے کی تلاوت کلام پاک حافظ عبدالستار جنگل زئی نے کی اس کے بعد عالمی مجلس ختم نبوت کے مقامی امیر مولانا حضور بخش ڈانگوے نے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی اور مرزائیوں کے کفریہ عقائد سے پردہ اٹھایا اسٹیج سیکرٹری کے فرائض JTI کے راہنما حافظ سعید احمد جنگل زئی نے ادا کیے نماز جمعہ عالمی مجلس ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا نے پڑھائی بعد از نماز آپ نے خطاب فرماتے ہوئے آسان لفظوں میں مرزائیت کے کفریہ عقائد پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی آپ نے فرمایا کہ آج وعدہ کرو کہ اس مسئلے پر جان جاتی ہے تو جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ اس اجتماع میں سارے مسلمانوں نے ہاتھ اٹھا کر مسجد میں وعدہ کیا کہ ہم سب کچھ برداشت کریں گے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو برداشت نہیں کریں گے مسلمانوں سے قادیانیوں کی مصنوعات اور مشروب ساز کمپنی شیزان کے بائیکاٹ کا بھی وعدہ لیا گیا کانفرنس کی آخری نشست سے مولانا غلام سرور صاحب مدیر اور مولانا الٰہی بخش آزاد ساجد صاحب نے بھی بیان فرمایا آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ڈیرہ مراد جمالی کے نائب امیر مولانا کرم داد صاحب نے دعا فرمائی۔

حاجی محمد اناب عباسی رحمۃ اللہ علیہ کا ختم نبوت سے عشق

تحریر قاری محمد سیف اللہ عباسی مری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مری کے امیر الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی کے بڑے بھائی حاجی محمد اناب عباسی ۲۹ دسمبر ۱۹۸۶ء کو رضائے الٰہی سے منگلا کینٹ میں حرکت قلب بند ہونے کے باعث اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مرحوم مری کے علاقہ موضع روات کی ایک دینی و سماجی شخصیت تھے۔ اپنی ہر دلعزیز شخصیت کے باعث ہر مکتب فکر کے اشخاص انہیں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مرحوم کی عمر ۶۵ سال کے قریب تھی۔ مرحوم ایک راسخ العقیدہ شخص تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور انتہائی نیک سیرت شخصیت تھے۔ مرحوم کو عقیدہ ختم نبوت

مکی مروت ضلع بنوں

ختم نبوت لٹریچر کیلئے حافظ نور اسلم دارالعلوم اسلامیہ سے حاصل کریں۔

کے والہانہ عشق تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کے ساتھ عملی تعلق رکھتے تھے۔ جب کبھی مری میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی مرحوم اس میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ ہر اجلاس میں شرکت کرتے۔ اپنی قیمتی آرا سے مستفید فرماتے۔ ہفت روزہ ختم نبوتؐ کے مطالعہ کے لئے اپنے گاؤں سے دس میل سفر کرکے مری تشریف لاتے اور پرچے لے جاتے اور تا وقتیکہ پرچے کا پورا مطالعہ نہ کر لیتے چین سے نہ بیٹھتے۔ اور پرچہ پڑھ کر پھر کسی پڑھے لکھے مسلمان کو دے دیتے مرحوم نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوتؐ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں اپنے چھوٹے بھائیوں قاری محمد اسد اللہ عباسی اور قاری محمد سیف اللہ سیفی سیکرٹری اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ مری کی ہر طرح رہنمائی کی اور ان کی گرفتاری پر ان کے تمام گھریلو ودینی کاموں کی دیکھ بھال کی مرحوم کا بیشتر آرکار تو شوں میں کشتیں ٹھیک کا کام تھا۔ جب آپ کام پر جاتے تو ختم نبوتؐ کا پرچہ اور لٹریچر لیکر جاتے وہاں نوجوانوں میں تقسیم کرتے۔ الغرض مرحوم کی ملکی ودینی وسماجی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین

بقیہ:	معجزات

علامت یہ ہے کہ قیامت کے قریب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی (یعنی سرزمین میں لونڈیاں رکھنے کا رواج زیادہ ہوگا۔ اور جو لونڈی سے لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی، وہ باپ کی شرافت کی وجہ سے شہزادی ہوگی، مگر اس کی ماں لونڈی ہی ہے / یعنی لونڈیاں لوگ بکثرت رکھیں گے۔ اشارہ کثرت عیش کی طرف ہے۔ اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اولاد نافرمان ہوگی، ماں سے اس طرح گفتگو کرے گی جس طرح کوئی اپنی لونڈی سے بات کرتا ہے۔

ایک علامت یہ بھی ہے کہ مفلس نادار بھوکے ننگے جو بکریاں چراتے ہیں وہ اتنے مالدار ہو جائیں گے کہ اونچی اونچی عمارات تعمیر کریں گے یعنی پست اقوام بلند ہو جائیں گی اور بڑی بڑی عمارتوں پر تفاخر کریں گی۔

اتنا سن کر وہ اجنبی شخص چلا گیا۔ اس کے چلے جانے پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو اس کے پیچھے دوڑایا کہ جاؤ اس کو واپس بلا کر لاؤ، لوگ اس کے پیچھے گئے مگر کوئی نظر نہیں آیا۔ تھوڑی دیر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے (یعنی حضرت عمرؓ سے) پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ یہ سوالات کرنے والا کون تھا؟ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ ہی خوب جانتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے، سائل کی صورت میں تم کو دین کی باتیں بتانے آئے تھے۔"

فرشتے کا بصورت انسان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنا، یہ بھی ایک معجزہ ہے۔

بقیہ:	تراویح

کرتے تھے۔ (مع الزوائد) حضرت سائب بن یزید اور یزید بن رومان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صحابہ کرامؓ بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے (موطا امام مالک و بیہقی) ۲۰ رکعات کے متعلق حضرت مولانا نانوتویؒ لکھتے ہیں۔

"باقی آٹھ رکعتیں جو حدیث میں آتی ہیں وہ تہجد کی رکعتیں ہیں۔ تہجد اور چیز ہے تراویح اور چیز ہے صحابہ کرامؓ کا اجماع اور خلفاء راشدین کا عمل مسلمانوں کے لئے مادہ ہدایت ہے حدیث میں ہے میرے بعد ابوبکر و عمرؓ کی پیروی کرو (ترمذی) دوسرے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو جو ہدایت کا طرہ پر گامزن ہیں" اس تمام تقریر سے معلوم ہوا کہ بیس رکعت تراویح با جماعت ادا کرنا ہی مسنون ہے یہی ائمہ اربعہ کا معمول اور مسلک ہے علامہ شامی لکھتے ہیں "تراویح کی نماز بالاتفاق سنت مؤکدہ ہے کیونکہ اس پر خلفاء راشدین نے پابندی فرمائی اس کی بیس رکعتیں ہیں یہی جمہور کا قول ہے اور اسی پر مشرق ومغرب کے مسلمانوں کا عمل ہے (شامی)

بقیہ:	صدقات

ہوگی۔ اس کے بعد حضورؐ نے اس پر تنبیہ فرمائی کہ جائز ہونا امر آخر ہے لیکن خزانوں میں رکھنے کی چیز نہیں ہے بلکہ اس کو تو خرچ ہی کر دینا چاہیئے۔ محفوظ رکھنے کی چیز نیک بیوی ہے۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ نے اس جگہ سوال فرمایا تھا جس پر حضورؐ کا یہ ارشاد ہے۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت شریفہ والذین یکنزون الذھب (الآیۃ) نازل ہوئی تو ہم حضورؐ کے ساتھ سفر میں تھے بعض صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ خزانہ کے طور پر کیا چیز حفاظت سے رکھنے کی ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ بہترین چیز وہ زبان ہے جو ذکر کرنے والی ہو، وہ دل ہے جو شکر گزار ہو، اور وہ نیک بیوی ہے جو دین کے کاموں میں مدد کرنے والی ہو۔ (درمنثور)

ایک حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا کہ سونے چاندی کا ناس ہو کیسی بری چیز ہے۔ تین مرتبہ حضورؐ نے یہی فرمایا۔ اس پر صحابہؓ نے دریافت کیا کہ خزانہ کے طور پر قابل حفاظت کیا چیز بہتر ہے حضورؐ نے فرمایا، زبان ذکر کرنے والی، دل اللہ سے ڈرنے والا، اور وہ نیک بیوی جو دین کے کاموں میں معین ومددگار ہو۔ (تفسیر کبیر)

کیسی پاک اور جامع تعلیم ہے حضور اقدسؐ کی کہ مال رکھنے کا جواز بھی بتا دیا اور جمع رکھنے کا پسندیدہ نہ ہونا بھی بتا دیا اور دنیا میں راحت کی ایسی زندگی جو آخرت میں کام دے وہ بھی بتادی کہ ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور دنیا کی لذت کی وہ چیز بھی بتادی جو راحت سے زندگی گذرنے کا سبب ہو اور وہ نفعے اس میں نہ ہوں جو مال میں ہیں، ہر قسم کی راحت اس سے میسر ہو، اور وہ بیوی ہے بشرطیکہ نیک ہو، دین دار ہو، فرمانبردار ہو، اور سمجھ دار ہو کہ خاوند کے مال ومتاع کی حفاظت کرنے والی ہو۔

مِسواک
ہمدرد انٹرنیشنل ٹوتھ پیسٹ
Hamdard
MISWAK TOOTH PASTE
ہمدرد
درخت پیلو/مسواک کی بحیثیت محافظِ دنداں سب سے پہلے نبی دریافت ارضِ قرآن اور مطلعِ اسلام مدینۂ منورہ میں ہوئی اور پھر عہد بہ عہد متعدد تہذیبوں نے اور مختلف ثقافتوں نے مسواک کی سُنّت اور بے انتہا افادیت سے ہمیشہ فیض پایا ہے۔ آج کہ سائنس انکشافات کی عظمتوں کو پا رہی ہے اور انکشافات کی رفعتوں کو چھو رہی ہے، عصری سائنس نے مسوڑھوں کی صحت اور دانتوں کی حفاظت کے لیے پیلو/مسواک کی افادیت کی بہ ہمہ وجوہ تائید کی ہے۔
ہمدرد کو یہ امتیاز حاصل ہوا ہے کہ اس نے بہ ہمہ تحقیقاتِ سائنسی محافظِ دنداں درخت پیلو/مسواک سے اپنی سائنسی لیبورٹریوں میں پہلے ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کیا اور پھر اب پیلو فارمولے سے بین الاقوامی ٹوتھ پیسٹ 'مسواک' پیش کیا اور تمام دنیا کے لیے حفاظتِ دنداں کا سامان کیا۔
مِسواک
ہمدرد انٹرنیشنل ٹوتھ پیسٹ
ہمدرد
ہم خدمت خلق کرتے ہیں
پیلو کے بڑے سائز کے طور پر اب پاکستان میں مسواک بھی دستیاب ہے۔
اداز اخلاق
پاکستان سے محبت کرو۔ پاکستان کی تعمیر کرو
ADARTS - MHT-1/88

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ ناموس ختم نبوت کی پاسبانی قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں کئی گناہ اضافہ ہوگیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مصروف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ کا ہے۔ لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی، اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تشکیل ہیں جب کہ لندن مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے۔ اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنے کی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات زکواۃ صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے واجرکم علی اللہ ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) خان محمد
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ــــ ملتان
فون ۴۰۹۷۸۱

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ، ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی نمبر ۳ فون - ۷۱۱۶۷۱